صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 04 جنوری 2013ء بمطابق 21 صفر 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرً‌ا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرً‌ا مِّنۡهُنَّ ۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَـٰبِ ۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَـٰنِ ۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَO يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجۡتَنِبُواْ كَثِيرً‌ا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعۡضَ ٱلظَّنِّ إِثۡمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ وَلَا يَغۡتَب بَّعۡضُكُم بَعۡضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمۡ أَن يَأۡكُلَ لَحۡمَ أَخِيهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔

(ترجمہ): مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی! 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Mohtarama Faiza Rashid Sahiba, Faiza Rashid, not present, it lapses. Mufti Kifayatullah Sahib, lapsed. Abdul Sattar Khan Sahib-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! مفتی صاحب کے سوال پر میرا ایک ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب کا کوئسچن نمبر جی؟

Haji Qalandar Khan Lodhi: Ninety eight.

Mr. Speaker: Ninety eight.

* 98 _ مفتی کفایت اللہ (سوال حاجی قلندر خان لودھی نے پیش کیا): کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ منیر حسین ولد عبداللطیف، ایس ایس گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کیوائی ضلع مانسہرہ میں ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موصوف نے مختلف اساتذہ اور ملازمین کی سروس بک حاصل کرکے دھوکہ دہی اور فراڈ سے لاکھوں روپے نکلوائے تھے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم کا کچھ متاثرین کو ملا ہے جبکہ رقم کا بقیہ حصہ منیر حسین خود ہڑپ کر گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کن کن ملازمین کی کتنی کتنی رقم نکالی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(i) ہر ملازم اور منیر حسین کے درمیان اشتراک رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) منیر حسین، ایس ایس کے خلاف محکمانہ انضباطی کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ اگر نہیں کی گئی تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) چونکہ یہ رقم براہ راست اساتذہ کے سیلری اکاؤنٹ میں گئی تھی اور ٹیچرز کے بیانات کے مطابق منیر حسین، ایس ایس وتاج محمد، پی ایس ٹی، ظہیر شاہ، سی ٹی اور قاری محمد بشیر ملوث پائے گئے تاہم جملہ معاملات زیر تفتیش ہیں۔

(د) (i) ملازمین کے نام اور نکالی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

List of amount not recovered

S. No	Name	Designation	Personal #	Amount
01	Habib-ur-Rehman	PST	227393	136806
02	Anwar Shah	ADO	256552	114725
03	Akhtar Munir	PST	223456	148362
04	Jamat Ali Shah	PST	225558	277882
05	Muhammad Javed	PST	224827	256625
06	Ibrar Hussain	PST	224011	113468
07	Tahir Iqbal	PST	218471	116307
08	Mushtaq Ahmad	ADO	218488	146612
09	Haider Shah	PST	211400	116253
10	Muhammad Tariq Khan	PST	222025	127436
11	Muhammad Hanif	PST	222510	183107
12	Muhammad Aurangzeb	PST	222729	323332
13	Karamat Hussain	PST	223643	158614
14	Ifthikhar	PST	227264	75531`
15	Abdul Jalil	PST	215722	229414
16	Muhammad Zahoor	PST	216432	161253
Total				**2685727**

(ii) معاملہ تاحال زیر کارروائی / تفتیش ہے۔

(iii) محکمہ کی یہ کوشش ہے کہ یہ رقم کسی طرح داخل خزانہ ہو جائے اور محکمہ ایک حد تک اس مقصد میں کامیاب رہا ہے۔ جونہی ریکوری کا عمل مکمل ہو جائے تو ملوث اہلکاروں کے خلاف محکمانہ انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ریکوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

List of amount recovered

S. No	Name	Amount
01	Ghulam Nabi Mandi Balakot	235048
02	Habib-ur-Rehman Mandi Balakot	233353
03	Muhammad Iqbal Khait Saraish	210196
04	Taj Muhammad	272642

05	Muhammad Ayaz	278619
06	Muhammad Fiaz	273970
07	Muhammad Munsif Kansian	40000
08	Muhammad Munsif Kansian	110000
09	Iftikhar Chatti Dhari	178419
10	Muhammad Sadique Batora	240060
11	Muhammad Imran	160090
12	Gul Mohammad Dara Oghi	87230
13	Tahir	82684
14	Momen Khan Ghorian	21869
15	Muhammad Naseem Dara Oghi	103561
16	Muqadar Zaman Bagga	244812
17	Gohar Aman	234615
18	Manzoor Hussain Khaiter	233407
19	Siraj Ahmad	231368
Total		**3471943**

Mr. Speaker: Any supplementary?

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جواب کے جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ "چونکہ یہ رقم براہ راست اساتذہ کے سیلری اکاؤنٹ میں گئی تھی اور ٹیچرز کے بیانات کے مطابق منیر حسین ایس ایس وتاج محمد پی ایس ٹی، ظہیر شاہ سی ٹی اور قاری محمد بشیر ملوث پائے گئے تاہم جملہ معاملات زیر تفتیش ہیں" تو جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں گورنمنٹ سے یا آنریبل منسٹر صاحب سے کہ یہ کب تک تفتیش ہوگی، کلیئر بات سب کچھ آگئی ہے، پھر اس کے بعد ابھی بھی زیر تفتیش ہے، اس پر ابھی تک کیوں Punishment نہیں ہوئی ہے، یہ کیوں ابھی تک Decide نہیں ہوا، یہ کب تک التواء میں ہم کیس کو ڈالتے رہیں گے؟

جناب سپیکر: آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جس طرح ہم نے کوشش کی ہے کہ جو سوالات ہوئے ہیں، ان کے جوابات دے دیں۔ لودھی صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ کب تک یہ مسئلہ Wind up ہو جائے گا؟ ان شاء اللہ میں یقین دلاتا ہوں اور پھر اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے، اسی چیز کو، یہ جو ریکوری ہے، یہ مکمل کی جائے اور یہ جو انضباطی کارروائی ہے، اس کو فائنل کیا جائے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ Within، جتنا جلدی ہو سکے، جتنا جلدی ہو سکے ان شاء اللہ اسی چیز کو ہم Dispose of کر دیں گے، ان شاء اللہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! کیونکہ ابھی ہمارے دن بھی تو میرے خیال میں گنے جا چکے ہیں، گنے ہوئے رہ گئے ہیں تو اگر یہ ہو جاتا تو ان کا، کسی کو فائدہ ہو جاتا، کسی کا نقصان-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی سردار صاحب، دن گنے جا چکے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر جی بعض مسائل واقعی ٹیکنیکل ہوتے ہیں-----

جناب سپیکر: یہ بھی قادری صاحب بن رہا ہے، قادری ہے کیا نام ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: طاہر القادری۔

جناب سپیکر: طاہر القادری صاحب بن رہا ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس کیلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ Stipulated time دینا مجھے تو مناسب نہیں لگتا، پھر بھی ان شاء اللہ میں کوشش کرونگا کہ جتنا جلدی ہو سکے ان شاء اللہ اس چیز سے ہم نمٹ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ہڑپ والی بات بڑی خطرناک نظر آ رہی ہے، جلدی کریں۔ عبدالستار خان صاحب، نہیں ہیں۔ جی سید جعفر شاہ صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب جعفر شاہ: سوال نمبر 92۔

جناب سپیکر: جی۔

* 92 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سوات میں بھی Parents Teachers Councils قائم کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع سوات میں کتنی کونسلز قائم کی گئی ہیں، نیز کیا یہ کونسلیں سرکاری سکولوں میں ضروری مرمت کیلئے صوبائی بجٹ سے مختص شدہ رقم خرچ کرتی ہیں؛

(ii) سال 2011-12 کے دوران ضلع سوات کیلئے اس مد میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی خرچ کی گئی ہے، سکول وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس کی نگرانی کس کے ذمے ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ضلع سوات میں کل 1597 کونسلز قائم کی گئی ہیں اور یہ کونسلز سکولوں میں ضروری مرمت کیلئے صوبائی بجٹ سے مختص شدہ رقم خرچ کرتی ہیں۔ سکول کیڈر وائز Parents Teachers Councils کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوع سکول	تعداد	پیرنٹس، ٹیچرز کونسلز کی تعداد
01	گورنمنٹ پرائمری سکولز	846	846
02	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز	498	498
03	گورنمنٹ مڈل سکولز(مردانہ)	84	84
04	گورنمنٹ گرلز مڈل سکولز	56	56
05	گورنمنٹ ہائی/ہائیر سیکنڈری سکولز(مردانہ)	86	86
06	گورنمنٹ گرلز ہائی/ہائیر سیکنڈری سکولز	27	27
	ٹوٹل	1597	1597

(ii) سال 12-2011 کے دوران ضلع سوات کے سکولوں کیلئے ضروری مرمت کی مد میں کل مبلغ -/2,54,35,000روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سکول کیڈر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوع سکول	ضروری مرمت کیلئے مختص شدہ رقم
01	گورنمنٹ پرائمری سکولز(مردانہ)	مبلغ-/1,17,50,000روپے
02	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز	مبلغ-/58,25,000روپے
03	گورنمنٹ مڈل سکولز(مردانہ)	مبلغ-/15,25,000روپے
04	گورنمنٹ گرلز مڈل سکولز	مبلغ-/08,05,000روپے
05	گورنمنٹ ہائی/ہائیر سیکنڈری سکولز(مردانہ)	مبلغ-/40,90,000روپے
06	گورنمنٹ گرلز ہائی/ہائیر سیکنڈری سکولز	مبلغ-/14,40,000روپے
	ٹوٹل	مبلغ-/2,54,35,000روپے

یہ رقم ابھی خرچ نہیں کی گئی ہے بلکہ مذکورہ رقم کے بلز بناکر ضلعی اکاؤنٹس آفس سوات بھیجنے کا عمل جاری ہے۔ ضلعی اکاؤنٹس آفس سے پاس ہونے کے بعد ہر سکول کو مختص شدہ رقم کے چیکس جاری کئے جائیں

گے۔ چونکہ مذکورہ رقم ابھی خرچ نہیں کی گئی ہے، اسلئے سکول وائز تفصیل فراہم نہیں کی جاسکتی۔
Parents Teachers Councils کی نگرانی کیلئے ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ آفیسرز، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز (زنانہ / مردانہ) اور تمام سرکل اے ڈی اوز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ہر ماہ اپنی رپورٹ EDO (E&SE) کو پیش کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Mr. Jaffar Shah: No Sir, satisfied.
Mr. Speaker: Thank you. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Mr. Speaker Question number ji?

مفتی سید جانان: سوال نمبر جی 120۔

جناب سپیکر: جی۔

* 120 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں بعض اضلاع میں ابھی تک ای ڈی اوز ایجوکیشن نہیں ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن اضلاع میں ای ڈی اوز ایجوکیشن نہیں ہیں۔ان کے نام اور وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت ضلع ہنگو میں کب ای ڈی او ایجوکیشن تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) صوبے کے صرف تین اضلاع ہنگو، شانگلہ اور کوہستان میں اس وقت ای ڈی اوز تعینات نہیں ہیں۔ان اضلاع میں ای ڈی اوز پوسٹ کا چارج اسی ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسرز کو تفویض کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ہنگو میں محمد ریاض کی بحیثیت ای ڈی او تعیناتی کی گئی تھی لیکن افسر مذکورہ نے سروس ٹریبونل سے Stay order لیا ہوا ہے، جو نہی Stay ختم ہو جائے تو ضلع ہنگو میں ای ڈی او کی تعیناتی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، څه سپلیمنټری سوال پکښې شته؟

مفتی سید جانان: سپلیمنټری سوال زما جی دا دے چې ډی ای او ایجوکیشن د ضلعې مشر وی او د ایجوکیشن محکمې بنیاد وی او چې کومې ضلعې کښې ای ډی او نه وی، هلته به د ایجوکیشن څه حالت وی؟ زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چې کله پورې به مطلب دا دے هنګو، شانګله او کوهستان کښې، دا درې پسمانده ضلعې دی، د تعلیم نه پاتې ضلعې دی، دغه درې ضلعو کښې به تاسو

کوم وخت پورې ای ډی او ورکښې لګوئ او تعیناتی به ئے کوئ؟ دا جواب د منسټر صاحب را کړی۔

جناب سپیکر: جی، آریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه جی۔ سپیکر صاحب، دا ای ډی اوز ګریډ 19، اوس خو زمونږه ډی ای اوز شو، د 19 ګریډ افسران دی۔ دا یواځې ایجوکیشن ډیپارټمنټ چې دے بې شکه مونږه د هغې نشاندهی کوؤ او دا حقیقت هم دے چې په کومه ضلع کښې لوئے افسر نه وی، دا یو ډیر لوئے Space وی، یوه ډیره لویه خلاء وی خو دلته دا ضرور زه وئیل غواړم چې د بدقسمتئ نه یو خو زمونږه اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ چې دے، هغه بالکل د ضرورت یا د هغه وخت تقاضو ته د سره نه ګوری او مونږ چې کیس ولیږو نو په میاشتو میاشتو د هغوی سره پروت وی او بیا مونږ ته چې په Minor observation سره هغه واپس کیږی نو دا هم زه په فورم باندې وئیل غواړم چې دا ډیره زیاته بدقسمتی ده او ډیره زیاته بده خبره ده، پکار دا ده چې ایجوکیشن او بیا دلته په دې صوبه کښې زه دا ګڼم چې ژوند ته چې تاسو او مونږه وګورو نو ټول مفلوج دے نو د ایجوکیشن خو دلته ایمرجنسی ده او بیا د ایجوکیشن کیسونه د Routine نه هم لیټ او د هغې رفتار نه سست Deal کول چې بیا دلته زمونږه درانه مشران او ملګری Point raise کوی، ظاهره خبره ده، د هغوی په علاقو کښې مسئله وی، یو خو دا مسئله ده۔ دویمه مسئله جی مونږ ته، ما هغه تیره ورځ هم وئیلی وو چې زه ډیر په ادب سره دا خبره کوم چې زمونږ کوم کورټس دی، هغوی بالکل روزانه، هغه څیزونه چې دی، هغه په کورټ کښې څوک نه څوک تلی وی او د هغې-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! دا خو دا سې ایشو ده کنه، دا تاسو چې کومه اووئیله، زما خیال دے د اسټیبلشمنټ سټینډنګ کمیټی که دا رااوغواړی او ستاسو مسئلې دا سې وی، مونږ به خپله هم پکښې کښېنو په Monday باندې-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! که تاسو مهربانی وکړه او تاسو رااوغوښتو نو زما یقین دا دے چې دا ټولې-----

جناب سپیکر: دا خو ضروری خبره ده، دا چې تاسو ته دومره مشکلات دی نو د یو عام ممبر به څه حالت وی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل، زه خو په فلور باندې دا خبره کوم چې د استیبلشمنټ ډیپارټمنټ نه مونږ ته ډیر زیات مشکلات دی۔

جناب سپیکر: Monday یا Tuesday کو ضرور اس کی میٹنگ بلائی جائے، سٹینڈنگ کمیٹی کے پورے سیکرٹریٹ سے وہ ہے کہ بابک صاحب بھی تشریف لائیں گے اور جو آنریبل 'موؤر' ہیں اس کوسچن کے، وہ بھی تشریف لائیں گے۔جی Next سوال، بیا جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے 121۔

جناب سپیکر: Monday به ټهیک وی۔

مفتی سید جانان: دا جی منسټر صاحب صحیح خبره وکړه، دا زه د هغوی د صحیح خبرې بدله کښې د دې سوال نه Withdraw یم۔

جناب سپیکر: Thanks، Tuesday ته ئے کړئ خو دا ضروری را اوغواړئ۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! په.....

جناب سپیکر: جی مختیار صاحب۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دا صوابئ کښې هغه بله ورځ شپږ زنانه او یو میډیکل ټیکنیشن ډیر زیات په دغه باندې قتل شوی دی نو ما وئیل چې د هغوی د پاره دعا اوغواړو۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ میاں صاحب! میاں صاحب، خو یو کار دے، د 'کوئسچنز آور' نه پس ئے کړئ یا مخکښې پکار وه؟

مفتی کفایت اللہ: دعا به وکړو جی، بیا وروستو به.....

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه پس به پرې یو څو خبرې هم وکړئ کنه؟

مفتی کفایت اللہ: دعا به وکړو جی، د دعا د پاره وئیلې شوی دی۔

جناب سپیکر: او دعا وکړئ خیر دے ، څه دعا وکړئ خو میاں صاحب د.....

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی سید جانان صاحب، دا Withdraw شو۔ بیا مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی دیکښې یو وضاحت کوم، د منسټر صاحب په علم کښې دا خبره راوستل غواړم۔ دا کوم جواب ده مونږ ته راکړے دے ، ما ته اوس نوموته ئے یاد دی، پینځه شپږ استاذان چې ما ته کوم یاد دی، هغه اوس هم غیر حاضر دی خو ورته دا گزارش کوم چې زمونږ ای ډی او ته د اووائی چې کوم غیر حاضر اساتذه دی، مطلب دا دے هغوی ته د احکامات جاری کړلې شی چې خپله ډیوټی د کوی، د سوال نه زه Withdraw یم۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بالکل جانان صاحب چې څنگه خبره وکړه، مونږ به ډی ای او ته ډائریکشن ورکړو خو زه به دا خواست کوم چې په کومه ضلع کښې یا په کومه حلقه کښې مونږ ته بذات خود هم پته وی چې دا د ایجوکیشن په حواله به خبره کوم چې خدائے مه کړه استاد غیر حاضر وی، تنخواه اخلی، کلاس فور غیر حاضر وی، تنخواه اخلی یا جونیئر کلرک غیر حاضر وی او تنخواه اخلی نو زما به دا ریکویسټ وی دې ټولو مشرانو ته او ملگرو ته چې هغوی هم زمونږه د محکمې په نوټس کښې راولی او مونږ به پرې فوری طور باندې ان شاء الله په هغوی باندې ایکشن اخلو۔ نو دا هم د دې سره تړلې اووایم چې زمونږ په ټوله صوبه کښې ډیر زیات کیسونه داسې دی چې Removal from service هم د هغوی شوے دے ، د هغوی تنخواگانې هم تر ډیر حده پورې بندې شوی دی، ریکوری هم ترې شوې ده، مونږه ډیر بنه مهم شروع کړے دے نو زما به ټول هاؤس ته دا خواست وی چې د چا په حلقه کښې داسې قسم له کیس وی نو زمونږ په نوټس کښې د راولی، مونږه پخپله هم په هغې باندې لگیا یو کار کوؤ خو چې هغوی هم زمونږه په نوټس کښې راولی نو مونږ به پرې فوری طور باندې ان شاء الله ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! هغه ورخ خوشدل خان صاحب هم دا پوائنټ آؤټ کړې وو چې ټول سکولونه زیات بند پراته دی د استاذانو د کمی په وجه، د نشت په وجه، تاسو چې دلته دا ټیسټ انټرویو شروع کړې وه په دې پشاور کښې، هغه هم ټوله بند پرته ده د یو کال راسې، هغه څه شوه، هغه قصه چرته لاړه؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: داسې وه جی-----

جناب سپیکر: سکولونه به بند نه وی چې تاسو سره Strength sanction دے او تاسو ئے بھرتی نه کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دغه خبره هم ستاسو صحیح ده سپیکر صاحب چې دا-----

جناب سپیکر: دیکښې تاسو څه وایئ چې Stay راغلې وه؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اوس دا لوکل گورنمنټ سسټم راغے، د هغې د لاندې خو تاسو ته ښه علم دے چې اوس خو ایجوکیشن ډیپارټمنټ چې دے، هغه چې په یو طرف باندې ئے بالکل ترلے وو، هغه خبره اوس ختم شوه۔ ما د کورټ ذکر هم وکړو چې دا زمونږ په پارټ باندې Delay نه وه خو One way or the other way، د یو طرف نه یا د بل طرف نه مسئله داسې وه، اوس ان شاء الله زه یقین دهانی ورکوم چې هغه کوم پوسټونه، په ټولو ضلعو کښې مونږه ایډورټائزمنټ هم کړے دے، ریکروټمنټ هم په هغې باندې اوشو خو اوس زه دا گنړم چې دا کار به نور هم Expedite شی، ان شاء الله که خیر وی۔

جناب سپیکر: نه جی، دا یو بهانه دوئ کوی چې دیکښې Stay راغلې ده، دا رشتیا ده، حقیقت دے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بهانه خو نه ده جی، Stay هغوی ورکړې باقاعده، مونږه خو کورټ ته دا گزارش کوؤ چې کم از کم یو Applicant راشی یا څوک لاړ شی، هغه واوری، ډیپارټمنټ د هم واوری، که واقعی کیس د داسې حده پورې وی چې Stay پکښې ورکول مناسب وی چې ورکړی خو په هر څیز کښې Stay ورکول او زمونږ کار بندول، مونږ دا وایو چې په دې صوبه کښې

ایجوکیشن ایمرجنسی ده نو پکار دا ده چې ډیر په کهلاؤ مټ باندې د کار اوشی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا داسې وائی چې په ایبټ آباد کښې چې چرته یو شے شوے وو، دلته په ټول پراونس کښې Stay شوے دے۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: نه جی نه۔ داسې بالکل نه شی کیدے، چرته Specific یو کیس به وو، چرته هغه ځائے کښې به Delay وه، Otherwise داسې نه ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: خو زمونږه خوشدل خان! دا د ټیچرانو هغه مسئله حل شوه د پشاور؟ آنریبل خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر)</u>: سپیکر صاحب، ډیره مننه ستاسو۔ لږ غوندې به زه د دې خبرې وضاحت وکړم۔ د دې باره کښې تاسو وفرمائیل چې یره واقعی دا اپوائنټمنټس ډیر لیټ شو او زمونږه تقریباً ټول سکولونه بند کړے شو۔ د دې ایډورټائزمنټ هم شوے وو، ټیسټ / انټرویو هر شے ئے شوے وو خو Meanwhile په دیکښې د سردار حسین بابک صاحب، ایجوکیشن ډیپارټمنټ د ټیچرانو سکیلونه اپ ګریډ کړل چې کوم پی ټی سی وو، هغه د 9 نه 12 شول، چې کوم سی ټی وو، هغه د 12 نه 14 شول۔ بیا د هغه زوړ قانون د لاندې چې کوم لوکل ګورنمنټ د زوړ قانون د لاندې اختیارات د 12 نه، د 11 نه واخله تر 15 پورې ډی سی او صاحب سره وو نو زمونږ د کمیټۍ میټنګ د مختیار یوسفزئی د صدارت د لاندې اوشو نو مونږه په هغې کښې لوکل ګورنمنټ ته اووئیل چې تاسو په دې رولز کښې امنډمنټ وکړئ او ډی سی او صاحب مونږ سره په میټنګ کښې ناست وو نو هغه اووئیل چې زه دا نور اپوائنټمنټس نه شم کولے نو مونږه بیا دې لوکل ګورنمنټ ته لیټر واستولو چې تاسو دا پاور بیا Delegate کړئ اوریجنل دغه ته خو چونکه په هغې کښې یو میاشت تیره شوه، اوس شکر دے مطلب دا دے نوے قانون راغے، د یکم جنورئ نه لاګو شو نو په هغې کښې بیا دا اختیارات اوس ای ډی او ته راغلل، نو د بابک صاحب په نوټس کښې دا راولم چې هغه ای ډی او پشاور ته اووائی چې اوس اپوائنټمنټس شروع کړه، انټرویو پکښې شوې ده، میرټ لسټ پکښې جوړ شوے دے، صرف دغه یو نکته وه پکښې

چې هغه حل شوه۔ نو مهربانی وکړئ، تاسو هم پکښې دا رولنګ ورکړئ چې Within one week یا Fifteen days کښې دا اپوائنټمنټ آرډرز ایشو شی، دا پوزیشن دے۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! ښه خو دا ده چې د دې نه اهم مسئله بله نشته چې که دوئ ته یو Cut date ورکړئ چې په یو هفته کښې دا تیار شی، Ready material دے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل زه د دې سره Agree یم سپیکر صاحب۔ دا یوه خبره کوؤ چې ټول سکولونه بند دی، زما خو به دا ګزارش وی چې دا خبره خو، ټول سکولونه خو نه دی بند، بعضې سکولونو کښې بالکل مسائل شته او د هغې Background هم ما تاسو ته بیان کړو خو بهرحال مونږه ان شاء الله، دلته زمونږه سی پی او صاحب هم ناست دے او ډائریکټر سکولز هم ناست دے، هغوی ته زه ډائریکشن ورکوم چې Within fifteen days باقی Codal formalities چې څه وی چې هغه هم تیز کړی او چې Within fifteen days چې کوم آرډرز دی، اپوائنټمنټس چې هغه وکړی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، تهینک یو۔ جی مفتی سید جانان صاحب، بل سوال۔

مفتی سید جانان: دا جی 98 نمبر سوال دے۔ دا د دې سره متعلق هم دغه یو سوال دے جی۔

جناب سپیکر: دا نمبر څه دے جی؟

Mufti Syed Janan: 98 ji, nine eight.

جناب سپیکر: 98 خو نه دے، ما سره خو 122 دے، کوم دے جی؟ دا تاسو نمبر غلط وایئ جی۔

مفتی سید جانان: یو 122 دے جی، د 122 نه مخکښې 98 سوال دے جی۔

جناب سپیکر: هغه د دې نه مخکښې 98 دے۔ مونږ خو 122 ته لاړو۔ تاسو جی 122 ته راځئ۔ دا مخکښې 95 یا 98 چې وو خو اوس 122 دے 122۔

مفتی سید جانان: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 122 ۔ مفتی سید جانان: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سکولوں کی تعمیر وترقی اور بحالی کیلئے USAID نے فنڈ دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں کے دوران USAID نے کتنا فنڈ دیا ہے۔ مذکورہ فنڈ کہاں کہاں خرچ کیا گیا / کیا جارہا ہے، کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ USAID کے تعاون سے PDMA/PaRRSA سال 2010 میں آنے والے سیلاب سے تباہ شدہ صوبہ بھر کے سکولوں کی مرمت وبحالی کا کام شروع ہے۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ PDMA کی رپورٹ کے مطابق USAID کی طرف سے ضلع سوات، بونیر اور دیر لوئر کے سیلاب سے متاثرہ سکولوں کو فنڈز جاری کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	جاری شدہ فنڈ
01	سوات	628.41 ملین روپے
02	بونیر	108.79 ملین روپے
03	دیر لوئر	129.56 ملین روپے

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: 122 کښې جی زه دا وایم چې دوئ جواب کښې لیکلی دی چې سوات کښې 628.41 ملین روپئ، بونیر کښې 108 او دیر لوئر کښې 129 ملین روپئ لګیدلی دی۔ زه جی دا وایم چې دا پیسې خو د دهشتګردئ او د سیلاب متاثرینو په نامه باندې راغلې دی، دا سکولونه چې وران شوی دی، دا صرف په سوات، بونیر او دیر کښې نه دی وران شوی، دا په مختلف اضلاع کښې وران شوی دی او ما په دې سوال کښې وئیلی دی چې آیا په دې نورو ضلعو کښې کار کول غواړی او که نه غواړی؟ نو زما به دا ګزارش وی، منسټر صاحب د ما ته اووائی چه آیا په دې نورو ضلعو کښې چې کوم سکولونه بم بلاسټ شوی دی یا د سیلاب سره وران شوی دی، آیا په هغې کښې دوئ څه کار کول غواړی او که نه غواړی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار بابک صاحب۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جی شکریہ۔ سپیکر صاحب، دا سوال چې اوکتلے شی او دا جواب جی، نو په دیکښې ابهام دے۔ دا محکمه خپل جواب نه راکوی، دوئ د PDMA جواب راکوی۔ نو د PDMA نه خو سوال نه دے شوے نو دې دوران کښې څه Mutual understanding یا څه خبره پټه راپټه؟۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) دا پټه راپټه څه مطلب وی جی؟ نگہت بی بی به ئے درته اووائی۔ د دې جواب ورته تاسو ورکړئ۔ جی سردار حسین بابک صاحب! دا پټه راپټه خبره باندې زه پوهه نه شوم، جی دا ده څه اووئیل؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، د PDMA، د PaRRSA په ذریعه باندې د USAID چې کوم فنډنګ دے، دا Militancy او Flood کښې، دا د هغوی په ذریعه باندې کیږی، Phase wise دا کار روان دے سپیکر صاحب او داسې هرګز نه ده څنګه چې جانان صاحب خبره وکړه، په دې پینځویشتو واړو ضلعو کښې په ټوله صوبه کښې زمونږ مختلف ډونرز دی چې په هغې کښې DFID هم شامل دے، په هغې کښې UNICEF هم شامل دے، USAID هم پکښې هم شامل دے او اوس ماشاء اللہ European Union چې کوم دے هغوی راغلو، AUSAID په هغې کښې شامل دے، دا ټول ډونرز دی۔ هرګز داسې نه ده چې ګنی خدائے مه کړه په مخصوص درې څلورو ضلعو کښې کار روان دے او په باقی کښې کار روان نه دے خو بهرحال د PDMA او د PaRRSA د Assessment او بیا د هغوی یو پروسیجر دے نو زه دا یقین دهانی ورکوم ان شاء اللہ په ټوله صوبه کښې په Militancy کښې او په Flood کښې چې څومره سکولونه زمونږ په جزوی توګه، په مکمله توګه باندې تباه شوی دی نو ان شاء اللہ په هغې باندې تر دې حده پورې هم کار روان دے چې د هغې Assessment هم شوے دے، پی سی ون سټیج هم د هغې شوے دے، ډیر سکولونه داسې دی

چې ټينډر پراسيس ته تلی دی نو دا نه ده چې ګنې خدائے مه کړه مونږه دوه درې ضلعو کښې کار کوؤ او باقی کښې نه کوؤ۔ په ټوله صوبه کښې به ان شاء الله په دې باندې مونږه کار کوؤ۔

<u>مفتی سید جانان</u>: سپيکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی سید جانان صاحب۔

<u>مفتی سید جانان</u>: سپيکر صاحب، د څلورو کالو حکومت تير شو، ونه شو، پينځه کاله جی په پوره کيدو دی، زما حلقه کښې جی زه داسې درته اوس په ګوته شمارم سکولونه چې په دې څلورو کالو کښې د سوات نه رااونه وتو، منسټر صاحب د مونږ ته اووائی چې زمونږ نمبر به کله راځی، بل حکومت کښې به راځی او که اوس به راځی؟ اعلان د وکړی مطلب دا دے هنګو کښې دومره سکولونه جزوی طور باندې يا کلی طور باندې د دهشتګردئ نه متاثره شوی دی، په هغې کښې د مطلب دا دے فوراً احکامات جاری کړی، د هغې نه بعد به بيا زه مطمئن يم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپيکر صاحب، داسې وه چې زه اوس Recently هنګو ته تلے ووم، جانان صاحب به هم زما سره په دې باندې اتفاق کوی چې په تيرو شپيتو کالو کښې په هنګو کښې دوه هائر سيکنډری سکولونو وو، دوه او په دې څلور نيمو کالو کښې يا دا مفتی صاحب ورته پينځه کاله وائی، په هغې پينځو کالو کښې زمونږه هلته اووه هائر سيکنډری سکولونه چې دی، هلته په هغې باندې يا کار روان دے يا 'کمپليټ' شوی دی، دا داسې نه ده۔ مونږه د دوئ د دې صوبې هرې حصې ته د وزير اعلیٰ صاحب په ډائريکټيوز باندې پوره پوره اهميت ورکړے دے، پوره پوره توجه ورکړې ده۔ بالکل ما چې څنګه ذکر وکړو چې د PaRRSA او د PDMA assessment چې دے، هغه پراسيس شوے دے، فنډنګ هم هغوی مونږ ته راروان کړے دے نو ان شاء الله زر تر زره به په هغه Damaged سکولونو باندې مونږه کار روان کړو که خير وی۔

جناب سپیکر: دا هنگو هم پکښې شامل کړئ دغه Damaged کښې چې د مفتی صاحب گیله ختمه شي۔ جی بیا مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: 123 جی، سوال نمبر 123۔

جناب سپیکر: جی۔

* 123 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ہنگو کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں (مردانہ وزنانہ) میں مختلف اساتذہ کی پوسٹیں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع ہنگو میں کن کن سکولوں میں کون کون سی پوسٹیں اور کب سے خالی پڑی ہیں، نیز محکمہ ان پوسٹوں پر کب تک بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) ضلع ہنگو کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں (مردانہ وزنانہ) میں مختلف اساتذہ کی پوسٹیں مختلف وقتوں سے خالی پڑی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز محکمہ تعلیم ضلع ہنگو BPS-15 اور ذیلی پوسٹوں پر مستقبل قریب میں بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مزید براں SST (BPS-16) کی سنیارٹی لسٹ پر کام جاری ہے۔ پراسیس مکمل ہونے پر پروموشن کے ذریعے ان خالی پوسٹوں کو پر کیا جائے گا جبکہ پرنسپل، ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی خالی پوسٹوں پر تعیناتی آئندہ جو پروموشن ہونے والی ہے، ان کے ذریعے کی جائے گی جبکہ ایس ایس کی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن کیلئے بھیجی گئی ہیں، وہاں سے منظوری آنے پر ان شاء اللہ خالی پوسٹوں پر تعیناتی کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: دا هم هغه خبره ده چې وروستو که تاسو تفصیل اوګورئ کنه۔ دا 87 تقریباً او څو کښې مطلب دا دے دس، ستره دا ټوټل جی ډیر پوسټونه خالی دی او خلق هلته شته۔ داسې نه ده خلق په روزګار پسې مړه شو څو موږ په دې باندې نه پوهیږو چې دا محکمې والا مطلب دا دے ولې دا کسان نه بهرتی کوی؟ خوشدل خان صاحب د زړه خبره جی کړې وه چې یقینی هم دغه خبره ده۔ هر سکول کښې، ما دلته مخکښې یو ځل دا خبره کړې وه چې کوم سکول کښې پینځلس

استاذان پکار دی، په هغې کښې به اووه استاذان وی او دا اته استاذان به پکښې نه وی۔ نو مونږ ته د یو ټائم اوښائی، احکامات د جاری کړی چې تر دغه وخت پورې به مطلب دا دے دا ټول پوسټونه چې څومره د دوئ وس وی، مطلب دا دے دا به ډکیږی نو زه به هله د سوال نه مطمئن یم گنی نه به یم مطمئن۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: په دې جواب کښې دوئ لیکلی دی " محکمہ تعلیم ضلع ہنگوBPS-15اور ذیلی پوسٹوں پر مستقبل قریب میں بھرتی کرنے کاارادہ رکھتا ہے؟" دا خو جی دا سې سوال دے لکه چې دا گورنمنټ اول کال راغلے وی او نن که وزیر تعلیم صاحب خفه کیږی نه نو دا یو اعتراف د وکړی چې مونږه خالی پوسټونه ډکولو کښې ناکامه شو او پاتې شو جی نو اوس خو جی زمونږه ماښام دے او زمونږ د مستقبل خو پته نه لگی، زه یو شعر وایم خپل محترم وزیر صاحب ته چې:

ہر بات کو وعدہ فردا پہ ٹال کر — کتنے اچھے انداز میں ٹرخا دیا آ گے

او د مستقبل باره کښې یو شعر وایم جی:

پہلے اس نے مس کہا پھر تق کہا پھر بل کہا — اس طرح ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کر دیئے

(قہقہے)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، خو جواب به په شعر کښې ورکوئ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! دا جانان صاحب----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یو منټ، دا نلوټها صاحب پکښې-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بابک صاحب! ایک کو کسچن میرا بھی ہے چھوٹا سا-----

جناب سپیکر: ودریږه، اس کے بعد، خیر ہے آپ کو بعد میں موقع دونگا، ابھی-----

وزیر تعلیم ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل دیکښې هیڅ شک نشته، زه د دې سره اتفاق کوم چې په هنگو ضلع کښې نه، په ډیرو ضلعو کښې پوسټونه زمونږه خالی وی۔ زه د مفتی صاحب د علم د اضافې د پاره چې هغوی ما ته دا گزارش وکړو چې دوئ د اعتراف وکړی چې مونږ ناکامه شوی یو، زه به اعتراف وکړم خو زما د حکومت

پریکٹیکل موازنه چې ده، دا به د تیرو سره کوی او زه یو فکر صرف وایم، یو فکر چې مونږه په څلور نیمو کالو کښې 29 هزار خالی پوسټونه ډک کړی دی، که مفتی صاحب ما ته دا اووائی چې زمونږ د حکومت نه مخکښې د دوئ حکومت وو چې آیا که دوئ 15 هزار پوسټونه هم Fill کړی وی، خالی پوسټونه ئے Fill کړی وی نو بیا به زه اعتراف وکړم چې مونږه ناکامه یو خو دا په ریکارډ باندې ده چې مونږه 29 هزار پوسټونه چې دی، خالی پوسټونه چې دی، دا مونږه ډک کړی دی۔ (تالیاں) دویمه خبره سپیکر صاحب، دا چې څنګه ما وختی ذکر وکړو، مونږه استاذانو صاحبانو ته د اپ ګریډیشن او د پروموشن پالیسئ سره سره هغه سروس سټرکچر ورکړے دے خو زه به بیا اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ طرف ته راځم چې د تیرو پینځو میاشتو نه، د تیرو پینځو میاشتو نه د SSRC meeting چې دے، Repeatedly مونږ هغوی ته Reminder ورکوؤ او Repeatedly مونږ هغوی ته ریکویسټ کوؤ، د پاره د دې چې دا د کومو خالی پوسټونو ذکر کیږی چې هغه پوسټونه مونږه د ډیپارټمنټل پروموشن کمیټئ په ذریعه باندې پروموشنز وکړو او هغه پوسټونه مونږه ډک کړو۔ زه به بیا دا الزام خو نه لګوم خو ضرور به ګیله د اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ نه کوم چې هغوی بالکل دې طرف ته توجه نه کوی۔ زه بیا تاسو ته دا خواست کوم چې په Monday باندې دا خبره چې ده-----

<u>جناب سپیکر</u>: د بله ورځ د پاره دا کوئسچن فرسټ دے، په Top priority باندې دا کوئسچن واچوئ۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپیکر صاحب، په دیکښې زه د دې سره بیا ګزارش کوم چې دا 23 سو پوسټونه چې دی 23 سو پوسټونه، دا اوس وزیر اعلیٰ صاحب مهربانی وکړه، اول به زمونږ په هائی سکولونو کښې دا ایس ای ټی یا ایس ایس ټی ورته اوس مونږه وایو، سائنس دا به یو پوسټ وو۔ یو یو پوسټ ئے مونږ له بل راکړو، اوس به زمونږ په هائی سکولونو کښې ایس ایس ټی سائنس چې کوم پوسټونه دی، هغه به دوه دوه پوسټونه وی نو دا ایس ایس پوسټونه یا دا ایس ای ټی پوسټونه یا دا زمونږه سی ټی چې کوم پوسټونه دی نو ډیر زیات خالی پوسټونه پراته دی، پکار دا ده، زمونږه ډیپارټمنټ د هغې د پاره په هره ضلع

کبنې سینیارټي لستونه هم تیار کړی دی، اوس صرف د SSRC meeting چې وشي چې هغه Minutes راشي او ډیپارټمنټ په هغې باندې Practically هغه نوټیفیکیشن وکړي نو مونږه به بیا خواست دا کوؤ چې هغه کار زر تر زره وشي چې دا خالي پوستونه ډک شي۔ مهرباني۔

جناب سپیکر: ښه ده وی۔ (سیکرٹری اسمبلی سے) امان اللہ صاحب! Tuesday ته ئے کړه، Tuesday ته ئے کړه، په دې باندې به لږ کار او شي، هم دا کوئسچن پکښې Specific واچوئ او دا بل دا دغه هم ورکښې واچوئ نو-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر!

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میرا منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن ہے کہ اس سے مختلف، میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: مختلف ہے نا، کہیں نا، پھر نیا کوئسچن بن جائے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ ضلع ہنگو اور کوہاٹ سے ہٹ کر ہے۔ میں ایبٹ آباد کی بات کرتا ہوں کہ ہر ہائی سکول میں ایک جونیئر کلرک کی پوسٹ ہوتی ہے اور ایبٹ آباد کے بہت سے سکولوں میں جونیئر کلرک کی پوسٹیں خالی ہیں۔ منسٹر صاحب سے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کب تک ان خالی پوسٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: دا هم هغه خبره ده، پنډره ورځې تاسو Cut date ورکړو کنه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا ایجوکیشن چې دے، دا ظاهره خبره ده۔ میرے جو محترم Colleagues ہیں، سب کو اندازہ ہے کہ Education Department, it's fifty six percent of the total government 56 فیصد جو حصہ ہے تو Round the year اس میں پوسٹیں Vacant ہوتی ہیں، پوسٹیں Fill ہوتی ہیں۔ میں دوبارہ یہ کریڈٹ اپنی حکومت کو دونگا کہ ماشاء اللہ ہم نے ہر تین چار مہینے کے بعد ہر ایک ضلع میں ہمارا یہ پراسیس جاری ہے۔ نلوٹھا صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ کہ بہت جلد ہی جو جونیئر کلرک کی پوسٹیں Vacant ہیں، ان شاء اللہ ان کو ہم Fill کر دیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو۔ مرید کاظم شاہ صاحب، یہ تو پینڈنگ ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

97 _ <u>ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہری و دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کیلئے ضلع و تحصیل کی سطح پر کلسٹر ہاسٹلز موجود نہیں ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت خواتین اساتذہ کی سکولوں میں حاضری یقینی بنانے کیلئے ضلع / تحصیل کی مرکزی جگہوں پر کلسٹر ہاسٹلز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) یہ درست نہیں ہے۔ موجودہ صوبائی حکومت کی طرف سے خواتین اساتذہ کی سکولوں میں حاضری یقینی بنانے کیلئے صوبہ خیبر پختونخوا کے چھ اضلاع (ٹانک، بونیر، بٹگرام، دیر بالا، شانگلہ، ہنگو) میں کلسٹر ہاسٹلز تعمیر کئے جاچکے ہیں۔ مزید براں سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 میں ضلع ایبٹ آباد، بونیر، دیر لوئر، مانسہرہ اور سوات میں مزید پانچ ہاسٹلز کی تعمیر کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کی محکمانہ منظوری بھی دی جاچکی ہے۔

(ب) حکومت دیگر اضلاع میں بھی وسائل کی دستیابی کی صورت میں خواتین اساتذہ کیلئے کلسٹر ہاسٹلز کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔

87 _ <u>جناب عبدالستار خان</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہستان میں سال 2008 کے بعد زنانہ اساتذہ کی تقرریاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تمام زنانہ امیدواروں اور ان کی تعلیمی قابلیت اور دیگر ضروری دستاویزات فراہم کی جائیں، نیز مقامی اور غیر مقامی امیدواروں کی تفصیل اور بھرتی شدہ زنانہ اساتذہ کی بھی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(ii) کیا مذکورہ بھرتی مروجہ پالیسی اور میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہے؛

(iii) سال 2006 کے بعد منظور شدہ سکولوں اور خالی پوسٹوں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) تمام امیدواروں کی تعلیمی قابلیت کی فہرست ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ مقامی، غیر مقامی امیدواروں اور بھرتی شدہ اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

- تعداد امیدواران مقامی: 261

- تعداد امیدواران غیر مقامی: 172

کل تعداد: 433

تفصیل بھرتی شدہ

- مقامی 180
- غیر مقامی 107

کل تعداد: 287

بھرتی شدہ امیدواروں کی فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) جی ہاں۔

(iii) 2006 کے بعد منظور شدہ سکولوں کی تعداد — معلمات کی آسامیاں

مڈل سکول	04	24
پرائمری سکول	12	24

- تاحال سابقہ خالی آسامیاں 266
- تاحال بھرتی شدہ 287
- موجودہ خالی آسامیاں 027

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہ و د ریرہ، لیڈیز فرسٹ۔ نگھت بی بی، فرسٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ سارا ٹائم انہی کو دے دیا کریں، ان کو شعر و شاعری سے بہت دلچسپی ہے، ہر وقت شعر و شاعری سناتے رہیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، ایک اہم مسئلے کی طرف اور وہ مسئلہ ہے ہمارا اور آپ کا بلکہ آپ کیلئے زیادہ بہتر ہے، آپ کے سٹاف کے بارے میں کہ جلوزئی میں کچھ زمین اس دن ایڈورٹائز ہوئی ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ آدھی زمین جو ہوگی تو وہ سرکاری ملازمین کیلئے ہوگی اور باقی جو ہے تو عام لوگ اس کیلئے Apply کر سکتے ہیں جناب سپیکر صاحب، تو میں چاہتی ہوں کہ 550 آپ کا سٹاف ہے

یہاں اسمبلی میں، جو آپ کا یہ گھر ہے، برادری ہے اور ہمارے لئے بھی کام کرتے ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ اگر ان کیلئے آپ وہاں پر، کیونکہ آپ نے اس دن پریذیڈنٹ صاحب کے سامنے بھی بات انہی لوگوں کے حق میں کی ہے تو اگر یہاں پر یہ زمین مل رہی ہے اور سرکاری ملازمین کیلئے بھی اس میں آدھی زمین ہے۔ چونکہ 200 کنال جو زمین تھی، جو حیات آباد میں تھی، وہ تو دے دی گئی ہے نا، حالانکہ وہ ان کا حق تھا لیکن اگر یہاں پر آپ ان کیلئے ایک، یہ ہماری اپنی صوبے کی زمین ہے اور یہاں پر آپ کا ظاہر ہے کہ کنٹرول بھی ہے تو اگر ان کیلئے یہاں پر مختص کر دی جائے تو یہ Payment کر کے ان کیلئے گھر باآسانی یہاں پر بن سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کہاں پر؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ جلوزئی کیمپ میں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جلوزئی میں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی ہاں۔ یہاں پر یہ باقاعدہ ایڈورٹائز ہوا ہے، اتوار کے دن۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان بیچارے ملازمین کی کیا خطا ہے کہ آپ ادھر لے جا رہے ہیں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، جب وہاں پر کافی گھر بن جائیں گے تو وہاں پر ظاہر ہے کہ سیکورٹی جیسا کہ حیات آباد میں، وہ تو پہلے بالکل ایسی جگہ تھی کہ جہاں پر جانا کوئی پسند نہیں کرتا تھا، تو جلوزئی جب ایک اچھی، اور یہ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہوا ہے تو اگر اس میں ان سے پوچھ لیں، اگر ان کا ارادہ ہے تو وہاں پر آسانی سے یہ رہ سکیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> زه جی په دې خبره باندې پوهه نه يم، دوئ د جلوزئی خبره وکړه او د زمکې خبره ئے وکړه خو د دې نه دا بله خبره ډيره اهمه ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغه کوؤ خو دا د دې هم پکښې يوه خبره راغله نو اخر کښې به د دې جواب به هم ورکړئ۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> زه خو د دې په خبره جی پوهه شوے نه يم څکه د جلوزو او د زمکې خبرې او نيم پکښې سرکاری ده او نوره غير سرکاری۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د هاؤسنګ منسټر شته نه، زما خیال دے ستاسو دا خبره به پینډنګ شی تر هغې۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا ډیره اهمه خبره ده نو دا بیا تاسو د هغوی سره خبره وکړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نو که هغوی غواړی نو دوئ له د دا زمکه ورکړی۔

جناب سپیکر: بنه جی، دا به وکړو جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! ایک منٹ ذرا رک جائیں، یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب سید مرید کاظم صاحب 04-01-2013؛ راجہ فیصل زمان صاحب 04-01-2013 تا اختتام اجلاس؛ وجیہہ الزمان صاحب 04-01-2013؛ محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ 04-01-2013؛ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 04-01-2013؛ نصیر محمد خان میداد خیل صاحب 04-01-2013؛ سجاد اللہ صاحب 04-01-2013؛ ثناء اللہ خان میاخیل صاحب 04-01-2013؛ محمد ایوب خان اشاڑی 04-01-2013 اور یہ 24 پر جو اجلاس ہوا تھا، اس میں یہ چھٹی اناؤنس نہیں ہوئی تھی تو اس تاریخ کیلئے بھی آپ سے، ہاؤس سے منظوری کیلئے ان کے نام اور ریکویسٹ کرونگا کہ ان معزز اراکین نے 24 کیلئے ریکویسٹ کی تھی، درخواست کی تھی: محترمہ عظمیٰ خان صاحب 24-12؛ مفتی کفایت اللہ خان 24-12 تا 28-12-2012؛ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 24-12-2012؛ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 24-12-2012 اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 24-12-2012، ان دونوں Dates کیلئے ایوان کو پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted for both days.

جاوید عباسی صاحب! اس کی کاپی اگر آپ تقسیم کریں تو بہتر ہوگا۔ یہ جو آپ ریزولیوشن بھیج چکے ہیں، اس کی کاپی ذرا اپنی پارٹی۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر، میں نے، میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پارٹی لیڈرز کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں نے دی ہے جی تمام پارلیمانی لیڈرز کو، لاء منسٹر صاحب کے پاس پہلے میں گیا ہوں، ان سے بھی بات کی ہے۔ ابھی چونکہ آئے ہیں، لودھی صاحب کو بھی دی ہے، جناب شیرپاؤ صاحب کو بھی دی ہے، سب کی Consensus میں اس کو، یہ میں نے Consensus سے کیا ہے۔ یہ ابھی چونکہ آپ کی، سب سے بات کی تھی، ابھی مفتی کفایت اللہ صاحب بھی آ گئے ہیں تو یہ مہربانی کر کے سر، یہ اگر آپ Rule suspend کریں 240 کو سر 124 کے ذریعے تو پھر میں یہ ایک دفعہ اس قرارداد کو پڑھ کے لے آؤں، پھر اس پر بات کریں اور اگر اس کے بعد کوئی جائز سمجھے، میں نے تو سب سے مشورہ کیا اور سب اس پر Agree ہیں۔ جناب سپیکر، مفتی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پہلے آپ، ہاں۔

مفتی کفایت اللہ: جی که اجازت وی نو زه به اووایم۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی، تاسو به وروستو وکړئ جی۔

مفتی کفایت اللہ: زه ئے اوس کوم۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔ ان سے رائے لیتے ہیں نا جی، جی گورنمنٹ، ٹریژری بنچز سے۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل جی، ہمارا مشورہ ہوا ہے لیکن ہم نے کچھ امنڈمنٹس کی ہیں، ہم نے تھوڑی بہت اس کو Short کیا ہے تو اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ذرا ٹھیک کر کے لے آئیں۔

وزیر اطلاعات: داسې ده جی چې دا عباسی صاحب او مفتی صاحب خبره کوی، دوئ د راوړی چې مونږه ئے پخپله ولیکو او ټول شریک دستخط وکړو نو متفقه به وی، بیا به پکښې هډو خبره نه وی چې یو ټکے، څنګه چې دوئ وائی هغه رنګ به وکړو خو چې متفقه ولیکو او مطلب دا دے ټول ئے دستخط کړو۔

جناب سپیکر: یہ ذرا ایک کاپی ان کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں سمجھتا ہوں کہ Contents بھی رہنے چاہئیں، Sign کیلئے تو میں پہلے دے کے آیا ہوں۔ میں ابھی دیتا ہوں بالکل، میاں صاحب پہلے لاء منسٹر صاحب کے پاس دے کے آیا تھا لیکن میں چاہتا ہوں کہ یقیناً یہ کچھ Contents ہیں لیکن یہ Contents ضروری ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ایک آدھ بات ہے تاکہ ہم اپنی بات کر سکیں اور اگر اس سے بات، پھر بات ہے تو اس پر ہم تیار ہیں جناب، بالکل اور یہ Sign کرنے کیلئے بالکل یہ کاپی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کاپی دے دیں۔ ھں میاں افتخار صاحب! تاسو څه وئیل؟ جی هغه مخکښنئ واقعه باندې تاسو څه وئیل غوښتل؟

وزیر اطلاعات: بالکل جی، بالکل۔ ما هم ستاسو جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، کچھ مسئلہ ایسا ہے کہ میں شاید اردو میں بولوں تو مناسب رہے گا۔ ایک تو یہ کہ صوابی کے حوالے سے جو دعا کی گئی اور وہاں پر 6 خواتین کو شہید کیا گیا ہے اور ایک اس میں مرد جو کہ 'اجالا' این جی او سے ان کا تعلق تھا، آج بھی صوابی میں، جناب سپیکر صاحب! که دا دغه لړ In order شی نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، تھوڑی سی اس طرف توجہ دی جائے، وہ خیر ہے ریزولیوشن پر تھوڑا بہت وہ کریں جی، یہ گپ شپ ذرا ختم کریں، Serious بات ہو رہی ہے۔ جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جی اس موقع پر اسلئے میں نے یہ کہا کہ چونکہ صوابی میں آج بھی دو خودکش، وہاں پر پولیس ان کا تعاقب کرتے ہوئے، ایک تو بھاگ گیا اور ایک نے خود اپنے آپ کو اڑایا ہے۔ اس سے قبل جو کوہی حسن خیل میں 21 ہمارے لیویز کے ساتھیوں کو شہید کیا گیا، پھر اس سے قبل ہمارے جو پولیو ڈراپس کے حوالے سے ان کے رضاکاروں کو شہید کیا گیا، تسلسل سے ایک فضاء ایسی بنتی چلی جا رہی ہے، ہم اس پہ مناسب سمجھتے ہیں کہ بات کی جائے۔ بشیر بلور صاحب کا واقعہ بھی ابھی تازہ ہے، لہذا یہ واقعات یکے بعد دیگرے مختلف نوعیت کے ہوئے ہیں۔ ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے بھی ایک صورتحال ہے، خودکش دھماکوں کی بھی ہے اور اس سے اگر جوڑا جائے تو پھر ائیرپورٹ پر 'اٹیک' کرنا، یہ سب کے سب یکے بعد دیگرے ہوئے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ مذمت کی حد تک تو بہت کچھ ہم کہہ چکے ہیں اور آج بھی اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور پھر جب خواتین کی شہادت کی بات آتی ہے، ہمارے معاشرے میں

سب کچھ ہونے کے باوجود بھی خواتین کا اپنا ایک احترام ہوتا ہے، بچوں کا اپنا ایک احترام ہوتا ہے تو آج نہ ہمارے حجرے کا وہ تقدس رہا، نہ ہماری مسجدوں کی عزت رہی، نہ ہماری وہ ثقافت اور تہذیب جو ہے، وہ باقی رہیں، نہ عورتوں کی وہ عزت اور مقام رہا، لہذا دہشت گردی نے ایک ایسی شکل اختیار کی ہے، دہشت گردی نے ایک ایسی شکل اختیار کی ہے کہ سنجیدگی سے ہم نے ایک بات رکھی ہے اور اس سے قبل ہمارے اسفند یار ولی خان صاحب نے جو کہ مفصل اپنا اجلاس بلا کے ایک رائے قائم کی، اس رائے کی صورت میں اس نے تمام مکتب فکر کے لوگوں کو دعوت دی، آج بھی ہم اس ماحول میں جذباتی انداز میں بات نہیں کرتے، ہم امن کے قیام کیلئے بات کرتے ہیں اور امن کا قیام دو طریقوں سے ممکن ہے، ایک طریقہ جو سب سے افضل طریقہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ مذاکرات کا طریقہ کار ہی ان مسائل کا حل ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر افغانستان میں وہاں پر مذاکرات ہو سکتے ہیں جو کہ اس مسئلے کی بنیاد ہے تو یہاں پر کیوں کر نہیں ہو سکتے؟ لہذا اس حوالے سے سنجیدگی ہونی چاہیئے اور سنجیدگی اس بنیاد پر ہونی چاہیئے کہ مرکزی حکومت سے ہم ضرور یہ توقع رکھیں گے کہ تمام مسائل کو ایک طرف رکھ کے امن وامان کے مسئلے کو زیادہ اولیت دی جائے اور سنجیدگی اس بنیاد پہ کی جائے کہ اس کو Priority میں رکھا جائے بجائے اس کے کہ ہم دیگر مسائل میں الجھ پڑیں اور رفتہ رفتہ یہ واقعات بڑھتے چلے جائیں۔ تو میں یہ بات کرنے میں کوئی ایسی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا اسلئے کہ یہ فورم چونکہ کچھ ایسا ہے جناب سپیکر صاحب، اگر دہشت گردی کے حوالے سے بات ہے تو شاید ہم یہ کہیں کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں تک دہشت گردوں کی رسائی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ شاید اگر ہم کہیں کہ نہیں ہو سکتی تو یہ ہم غلط فہمی کے شکار ہونگے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری سیکیورٹی ایجنسیاں اس کا مقابلہ کر رہی ہیں لیکن اگر حسن کو ہی میں جب Tribal belt کا تمام علاقہ Cross کر کے وہ ہمارے Settle belt کے دھانے پر آکر ہمارے ہی علاقوں میں چیک پوسٹوں سے ہمارے لیویز کے ساتھیوں کو اغواء کر کے ان کو وہ شہید کریں اور اس کے بعد پتہ بھی نہ چلے کہ کس نے کیا اور کہاں کیا؟ تو بجائے اس کے کہ ہم اس میں پڑیں، یہ سیدھی سادھی بات ہے کہ دہشت گرد اپنے طور پہ جہاں تک پہنچنے کی کوشش کریں، وہ پہنچ سکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہماری سیکورٹی ایجنسیاں اور عوام کے ارادے اتنے پختہ ہیں کہ ان کے پہنچنے کے باوجود بھی اس کو ناکام بنایا جاتا ہے اور بڑی ہمت سے اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ لہذا اب مختصراً یہ جناب سپیکر صاحب، کہ آج میاں نواز شریف صاحب بھی تشریف لائے تھے وہاں پہ دعا کیلئے، بشیر بلور صاحب کی دعا کیلئے حاضر ہوئے تھے تو اسی

تجویز کے حوالے سے ان سے راستے میں بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اسفندیار ولی خان صاحب نے جو تجویز دی ہے، بڑی احسن تجویز ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا ہے، تمام مکتب فکر کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا ہے، اپنی سوچ بچار کے مطابق ہم ایکدوسرے کے سامنے بیٹھ کے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں اور اس میں ہم ان سیکورٹی ایجنسیوں کو بھی اعتماد میں لیں اور اس کیلئے دو رائے کہ ایک یہ کہ ہم مذاکرات کریں تو مذاکرات کس سے کریں اور کس بنیاد پر کریں؟ تو یہ تمام مکتب فکر کے لوگ اکٹھے ہو کر جو کہ اسفندیار ولی خان صاحب نے عندیہ دیا ہے کہ تمام پارٹیوں کے ساتھ ملکر پھر وزیراعظم صاحب سے بات ہو گی، پھر صدر صاحب سے بات ہو گی اور اس کے بعد آرمی چیف سے اور ان کے ذمہ داروں سے بات ہو گی کیونکہ اب یہ بات اتنی سنجیدگی اختیار کر چکی ہے کہ دیگر مسائل اب ماند پڑ چکے ہیں، اس کو اولیت دینی ہے۔ لہذا اس بنیاد پہ میں آپ کی وساطت سے تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کروں گا کہ ہماری اس پیشکش کو مثبت اقدام سمجھتے ہوئے جو کہ ہماری جن جن بڑوں سے بات ہوئی ہے، تو انہوں نے مثبت اشارے دیئے بھی ہیں اور اس سلسلے میں ان سے ملاقاتیں بھی ہونگیں لیکن اس حوالے سے کہ ایک تو مذاکرات کئے جائیں، ہر صورت میں اس کا حل نکالا جائے، بصورت دیگر جو لوگ مذاکرات کیلئے نہیں بیٹھتے، مذاکرات نہیں کرنا چاہتے، ہم فضاء بنانا چاہتے ہیں، وہ نہیں بنانا چاہتے تو پھر سنجیدگی کی بنیاد پہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔ یہ تمام جو واقعات ہوئے ہیں، ان واقعات کی روشنی میں اب یہ ضرورت پڑ چکی ہے کہ ہم اس کو سنجیدگی سے لیں اور اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں اور یہی فارمولا ہے جو کہ یہاں پر آپ کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس پر عمل کیا جائے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Jafar Shah Sahib, call attention notice number?

Mr. Jafar Shah: 819.

Mr. Speaker: 819.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سر، اس طرح ہے کہ سیلاب میں جتنے بھی سکولز بہہ چکے تھے میرے حلقے میں، اس حوالے سے میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا تھا۔ میں مشکور ہوں محکمہ تعلیم کا کہ اس کیلئے ابھی فنڈ مختص کیا گیا ہے اور USAID کے ساتھ انہوں نے Agreement کیا ہے تو اس پر کام شروع ہو چکا ہے تو یہی گزارش ہو گی کہ اس کو Speed up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، هغوی خو زمونږه شکریه ادا کړه، وائی ماشاء الله فنډ ئے ورله برابر کړے دے او ان شاء الله زر تر زره به، نور هم د شاه صاحب سره به کښینو او کار به پرې Expedite کړو جی مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ کال اٹینشن نوٹس اس کے بعد آیا ہے یا پہلے آیا تھا؟

جناب جعفر شاہ: یہ پہلے جمع کیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس پہلے آیا؟

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر، یہ نوٹس پہلے جمع کیا تھا میں نے۔

جناب سپیکر: تو اتنی جلدی کیسے، فنڈ بھی Arrange ہو گیا اور سب کچھ ہو گیا؟

جناب جعفر شاہ: Agreements ہو چکے ہیں USAID کے ساتھ، 600 million rupees کے انہوں نے کئے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی اچھی اچھی باتیں بھی کیا کرو کہ مزہ آئے۔ جی نور سحر بی بی، کال اٹینشن نوٹس نمبر 831۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ سکول نمبر 1 لیڈیز سیدو شریف سوات، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول زنانہ سیدو شریف کے احاطے میں مذکورہ سکولوں کے پرنسپلز صاحبان کی رہائش کیلئے دو عدد مکانات تعمیر کئے گئے تھے تاکہ ان کو سہولت میسر ہو سکے لیکن ایک گھر میں جج صاحب اور دوسرے گھر میں امان کوٹ سکول کی پرنسپل صاحبہ رہائش پذیر ہیں اور یہ دونوں غیر قانونی طور پر رہ رہے ہیں۔ لہذا حکومت اس طرف توجہ دے اور حقدار خواتین پرنسپلز صاحبان کو مذکورہ مکانات الاٹ کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، دا د سکول په احاطه کښې د دې نورو خلقو څه کار دے جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب، دا مسئله، خو دلته خو بد قسمتی دا ده چې بس چا د اول نه، دا زمونږه په وخت کښې دې کورونو ته نه دی راغلی خو چې راشی بس بیا به ورپسې پولیس راولې، په پولیسو به ئے اوباسئ

سر خو بہرحال پہ دیکبنې ډی سی او صاحب تہ وینا ھم شوې دہ او ډی سی او صاحب ھم دا ایشورنس را کړے دے چې زر تر زرہ بہ ترینہ اوځی، مونږہ ھم خپل ډیپارټمنټ تہ ډائریکشن ورکوؤ چې زر تر زرہ د سکول پہ Vicinity کبنې زمونږ چې کومہ پراپرټی دہ چې ھغہ کورونہ خالی کړی او څنګہ چې نور سحر بی بی وائی چې ھغہ د سکول پرنسپلې صاحبې تہ چې تکلیف بہ ورتہ ھم وی، ظاھرہ خبرہ دہ چې د ھغوی بہ ھم ماشومان وی، د ھغوی بہ کور وی چې زر تر زرہ ھغہ کورونہ خالی کړی او پرنسپل صاحب تہ دغہ کور حوالہ کړی۔

جناب سپیکر: دا جی بالکل ضروری خبرہ دہ او چې یو ھفتہ ټائم ورلہ ورکړئ، بیا کہ نہ اوځی نو پہ ھغہ بلہ طریقہ ئے اوباسئ جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ حسین خان: پہ کومہ طریقہ باندې؟

جناب سپیکر: ھغہ مفتی صاحب تہ معلومہ دہ، ھغہ اووتو نو، مفتی صاحب۔

(قہقہہ)

Mr. Wajid Ali Khan, honourable Minister, Dr. Haidar Ali Khan, Mr. Rahmat Ali Khan, Syed Jafar Shah Sahib and Waqar Ahmad Khan, to please move their joint call attention notice No. 843. Ji Haidar Ali Khan, Dr. Haidar Ali Khan.

ڈاکٹر حیدر علی: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر صاحب، ہم آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ سوات یونیورسٹی جو کہ سوات کے عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا اور جس کو موجودہ حکومت کی کاوشوں سے منظور کر لیا گیا تھا لیکن تین سال گزرنے کے باوجود اس پراجیکٹ میں خاطر خواہ ترقی تو درکنار بلکہ اس کی راہ میں رکاوٹیں اٹکائی جارہی ہیں جس کی وجہ سے سوات کے عوام اور طلباء میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ باوجود کوششوں کے اس ادارے کا نام نہاد منتظم منتخب نمائندوں کیساتھ بیٹھنا اوران کی بات سنناتک گوارہ نہیں کرتا اور اس معزز ایوان کی حکم عدولی تک کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر حالات کو فوری طور پر معمول پر لانے کی کوشش نہ کی گئی تو سوات جس کو بے پناہ قربانیوں کے بعد تعلیم کی مد میں تاریخی میگا پراجیکٹ سے نوازا گیا تھا، اس چراغ کے بجھنے کے نتیجے میں پورے ملاکنڈ ڈویژن میں بالعموم اور

سوات میں بالخصوص یقینی طور پر جہالت کی تاریکی ایک بار پھر پھیلنے کا خدشہ ہے۔ جناب سپیکر، آٹھ ماہ پہلے اس معزز ایوان کے منتخب سپیکر کی حیثیت سے آپ نے یونیورسٹی سینیٹ یا سنڈیکیٹ کیلئے اس ہاؤس سے ایک نمائندہ کی Nomination بھیجی ہے اور ہائر ایجوکیشن کے ذمہ داران کی بار بار یاد دہانی کے باوجود یہ نام نہاد منتظم اس کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہے، آپ کے اور اس معزز ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس یونیورسٹی کیلئے زمین خریدی جا چکی ہے، ماسٹر پلان تیار ہے، UAE کی حکومت نے 75 ملین ڈالرز Pledge کیا ہوا ہے، یہ اس کا فرض بنتا ہے کہ اس کو Pursue کرے اور عملی اقدامات اٹھائے لیکن ابھی تک اس مد میں کچھ نہیں ہو رہا۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس میں مداخلت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی کال اٹینشن تو بس-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس انہوں نے پڑھ لیا، میرے خیال میں آپ-----

جناب جعفر شاہ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں-----

جناب سپیکر: ہں جی؟

ڈاکٹر حیدر علی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه چې دوئ پرې هم اووائی نو۔ جی جعفر شاه صاحب، جعفر شاه صاحب، دا منتظم څه ته وائی، منتظم۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ایڈمنسٹریٹر؟

جناب جعفر شاہ: نہ جی وائس چانسلر۔

جناب سپیکر: اچھا۔ دغه شان لږ په کهلاؤ ټکو کښې ئے وایئ چې خلق خو پرې پوهه شی کنه؟

جناب جعفر شاہ: میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ منتظم کا مطلب وائس چانسلر ہے اور جناب والا، جس طرح ڈاکٹر حیدر صاحب-----

جناب سپیکر: نه دا زمونږه د معززو ممبرانو او ستاسو تضحیک کوی دغه نو؟

جناب جعفر شاہ: هغه وائی ایم پی اے، وائی ایم پی اے پکښې لا څه وی؟ وائی دا نوم خو لا ما اوس واؤریدو چې دا ایم پی اے هم پکښې وی او جی د یونیورسټۍ ډیر بد حال شو، روزانه د هغه خلاف سټرائیکونه کیږی، سټوډنټان رااوځی، داخلې ئے ټولې کینسل کړې، یونیورسټی تباه و برباد شوه جی، د هغې د مناسب دلته غور وشی۔ دا وائس چانسلر د د یونیورسټۍ نه لرې شی، دا متفقه خبره ده جی، زمونږ د سوات یواځې نه خو د دې ټول ایوان متفقه خبره ده جناب والا۔

جناب سپیکر: جی بل پکښې څوک۔۔۔۔۔

جناب رحمت علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: رحمت علی صاحب۔۔۔۔۔

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: واجد علی خان! څه ته شروع شه۔ جناب واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، زه خو جی بنیادی طور باندې د دې یونیورسټۍ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! دا آرډر ورکړئ چې دغه وی سی له خو یوه یونیورسټی هم مه ورکوئ۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: تحریک خو هغوی پیش کړو جی خو دا وی سی صاحب چې راغلے دے جی، د دوئ نه وروستو زمونږ څو ډیپارټمنټس چې دی، هغه ختم شو په دغه یونیورسټۍ کښې د هغوی د Absence په وجه باندې چې هغه هغلته وی نه، چې هغه هغلته کښیناستے نو کم از کم دا مسئلې به حل کیدې، نو هغه دلته په پیښور کښې وی او یونیورسټی هغلته رجسټرار ته حواله وی، نو د هغه د دې ناکامئ په وجه باندې چې هغه هغلته خپله حاضری یقینی کړی، د هغې په وجه باندې سسټم ټول Disturb دے، څو ډیپارټمنټس چې دی، چې په هغې کښې Strategical studies, developmental studies یو ډیپارپمنټ وو، په هغې کښې Statistics

یو ډیپارټمنټ وو، داسې نور ډیپارټمنټس دی چې هغه ختم شو۔ د دې نه علاوه هغلته نوی ډیپارټمنټس شروع کیدل چې په هغې کښې Tourism Management وو، هغه تر اوسه پورې شروع نه شو۔ زما خو جی ریکویسټ دا دے چې تاسو د دې د پاره یو انکوائری، یو سپیشل کمیټی جوړه کړئ او هغې ته ئے حواله کړئ چې هغه د دې ټولې مسئلې تحقیق وکړی چې د دې څه حل رااوباسی، د دې معزز ایوان یو کمیټی جوړه کړئ جی چې هغه سپیشل د دې یونیوسورسټئ د پاره لاړه شی او هغه تحقیق وکړی چې په دیکښې څه کمے دے، زیاتے دے چې هغوی رپورټ تاسو ته پیش کړی۔

جناب سپیکر: چې د ټریژری بنچز نه دا دغه راځی نو بیا خو بله-----

جناب وقار احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما به دا ریکویسټ وی، زه خو د خپل حکومت دې کاوش ته سلام پیش کوم، خاصکر د ایجوکیشن په مد کښې چې دوئ کوم Steps اوچت کړی دی خو د هغې یو بله تیاره زمونږ سوات طرف ته روانه ده، کومه یونیورسټی چې زمونږ د سوات د عوامو خواب وو، د ملاکنډ ډویژن، زه هغه خپل حکومت ته سلام پیش کوم چې هغه پوره شوے دے خو د یو داسې منتظم د لاسه چې نن شپږیشتو سټوډنټانو Resign ورکړو هغلته کښې، د هغه د لاسه ئے خپلې داخلې کینسل کړلې نو پکار دا ده چې په دې د یو Strict action واخستے شی او دا وی سی صاحب د لرې کړے شی او دا دغه د د ترقئ په طرف گامزن کړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ زما خیال دے هائر ایجوکیشن ته به ئے ریفر کړو خو هغه چیئرمین هم داسې دے نو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا جی چونکه زمونږه ټول ډیر ذمه دار ملگری دی او تاسو خبره ټهیک وکړه چې د حکومتی بنچونو سره ئے تعلق دے او دوئ ته یو مشکل پیښ دے او دا عوامی نمائندگان دی-----

جناب سپیکر: او جی۔

وزیر اطلاعات: د عوامی نمائندګانو یو خپل احترام او عزت دے ، د دوئ په خوښه باندې به د دې مسئلې حل رااوباسو او وخت ئے ډیر وشو، رشتیا خبره ده چې وخت د دې ډیر وشو، د دې اسمبلئ اجلاس کښې هم مطلب دا دے چې ډیر وخت پس دا مخې ته راغله او د دوئ دا یو شکایت وو، نو که داسې یو خبره وی که هغه هر رنګه وی، ښه او خراب ځان له خو چې دوئ په دې نتیجه رسیدلی دی چې د هغه په وائس چانسلرئ کښې هغلته دا یونیورسټی نوره مخکښې نه ځی نو د هغه د پاره نور ځایونه شته دے ، هغه به مطلب دا دے چې خپل ملازمت به کوی، د دوئ د خواهش مطابق چې کوم دے هغه به مطلب دا دے د دې یو خپل حل رااوباسو، د هائر ایجوکیشن ملګری به هم کښینی، دوئ به هم کښینی او د دوئ په صلاح باندې به دوئ ته یو باعزته لار رااوباسو۔

جناب سپیکر: شکریه میاں صاحب، خو دا د منګل په ورځ باندې چې دا نور ملګری راجمع کیږی، که دوئ هم راشی او هائر ایجوکیشن هم راشی۔ میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دومره ده چې مونږه د دوئ په خوښه راغواړو نو هغه کس به هم رااوغواړو، دا اوس داسې یو خبره ده چې ډیره په لنډو کښې خبره ده۔

جناب سپیکر: ښه، هغه وی سی به هم رااوغواړئ؟

وزیر اطلاعات: او۔

جناب سپیکر: چې هغه وی سی هم رااوغوښتے شی او دوئ ورسره کښینوئ۔

وزیر اطلاعات: او جی، په عزت د ورورولئ که هر څه وی، د دوئ د خوښې خبره به وشی خو په عزت به وکړو۔

جناب سپیکر: ٹهیک شوه په Tuesday باندې دا هم رااوغواړئ، بیا ورته وخت نه شو ویستے۔

وزیر اطلاعات: ډیره مهربانی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! آپ یہ ایک مہربانی کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس یہ آخری وہ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے پتہ ہے آپ پھر نکل رہے ہیں، میں ایسا نہیں کرنے دونگا۔

جناب محمد جاوید عباسی: نماز کا وقت ہو رہا ہے، میں بس ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مجھے پتہ ہے، آپ اسلام آباد بڑے شوق سے جا رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہمارے اوپر الزام ہے اسلام آباد کا، حالانکہ میں بالکل ادھر ہی ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی ودریږه یو منټ، دا خوشدل خان خبره کوی، بیا ستاسو نمبر دے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ زه ستاسو او د دې هاؤس معززو ممبرانو توجه یو پبلک مسئلې ته راګرځول غواړمه او هغه داسې پبلک مسئله ده چې مونږه چې کله دې اسمبلئ ته راغلی یو نو مونږه ئے ډسکس کوؤ او ستاسو د صدارت لاندې هم میټنګونه کیږی، کمیټئ ئے مونږه هم راوغواړو او یقین وکړئ په هغې باندې تر اوسه پورې هیڅ څه عمل ونه شو، هغه ده د لوډشیډنګ باره کښې، د بجلئ یو طرف ته لوډشیډنګ دے، Regular, irregular, scheduled, unscheduled, compulsory او د ګیس بل طرف ته دے۔ نو مهربانی وکړئ، په دې باندې تاسو یو پندره ورځې مخکښې هم میټنګ راغوښتے وو، مونږ ټول پکښې ناست هم وو، د پیسکو چیف هم پکښې راغلے وو خو تر اوسه پورې هیڅ قسم حل نشته۔ اوس زما د حلقې دا سیچویشن دے چې په چوبیس ګهنټو کښې یعنی بائیس ګهنټې بجلی نه وی او دوه ګهنټو کښې چې کومه راځی نو هغه هم دس منټ راشی چې سړے ئے لګوی بیا مړه شی، نو اخر د دې د پاره څه یو داسې دغه کول پکار دی، یا خو زما خپل دا تجویز دے چې زه به پریویلج ورباندې راولمه چې بهئ تاسو زمونږ میټنګ کښې مونږ سره خبره ومنئ دلته، Concede کړئ چې او ټهیک ده، په دې باندې ثاقب الله خان هم

ورته وئیلی دی، مونږه هم ورته وایو چې بهئ تاسو دا کومه بهانه لټوئ د Line losses، نو That is not our duty، دا خو پکار ده، ریکوری ستاسو ډیوټي ده، مونږ درسره پولیس استوؤ، مونږ به درسره لاړ شو، کنډې به مونږ لرې کړو د هر قسم مطلب دے مونږ هغوی ته د تعاون پیشکش کوؤ خو د هغې باوجود هم مطلب دا دے هغه د ټس نه مس کیږی نه۔ رشتیا خبره ده، قسم دے اوس نه مونږه دعاګانې کولې شو، نه فاتحې ته تلے شو چې کوم ځائے ته ځې، وائی یره بجلی مو څه کړه، ګیس څه شو؟ نو بجلی هم نشته او ګیس هم نشته، داسې حالاتو کښې ګهیر یو چې رشتیا خبره دا ده چې د Public representative د پاره اوس ډیره زیاته ګرانه شوه چې په حلقه کښې په بنې بدې باندې، نو مهربانی وکړئ ټول ناست یو چې د دې د پاره داسې لائحه عمل اختیار کړو، یا خو چې مونږه ټول ایم پی اے ګان ورسره لاړ شو، واپډا هاؤس ته ورشو او کښینو چې د ده څه پرابلم دے؟ نو په دې باندې جی لږ غور کول پکار دی، مونږ ته خو ډیر زیات پرابلم دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: هم په دې باندې، میاں نثار ګل صاحب! هم په دې باندې خبره کوئ؟

وزیر جیلخانہ جات: نه جی، په لاء اینډ آرډر باندې خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی دا یو ایشو ختمه شی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ته په دې ایشو باندې خبره کوې؟

جناب عطیف الرحمان: او جی، او۔

جناب سپیکر: جی۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ان کو فلور دے دیا، اس کے بعد آپ، اسی ایشو پر بولنا ہے؟

بیگم یاسمین نازلی جسیم: جی ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، خوشدل خان چې کومه خبره وکړه جی، دا یقینی خبره ده، دا ډیره ضروری خبره ده او هغه تیره ورځ جی ما د یو فیډر افتتاح کړې وه، تقریباً څه 45 لاکھ روپئ د هغه فیډر د پاره ما له وزیر اعلیٰ صاحب فنډ راکړے وو او په مونږ باندې به تقریباً اتهاره اتهاره او بیس بیس گھنتې لوډشیډنګ وو، هغه بیا مونږه بجلئ والا سره خبرې وکړې نو بجلئ والا اووئیل چې تاسو ځان ته Independent feeder جوړ کړئ نو تاسو به د دې څیز نه مستثنیٰ شئ۔ سپیکر صاحب، مونږه په هغې باندې یعنی زمونږه ترقیاتی فنډ چې کوم دے ، هغه مونږه په هغې باندې ولګولو او د هغې باوجود چې کوم دے لکه په هغې باندې متواتر دا لوډشیډنګ کیږی نو مشکل خو هغه خلقو ته وی چې کوم سکولونو ته ماشومان ځی جی۔ د سوئی گیس، واقعی خبره ده لوډشیډنګ دے ، د بجلئ چې کوم دے په گهنتو گهنتو باندې لوډشیډنګ وی، یو جی Compulsory loadsheding وی، یو د شیډول لوډشیډنګ وی نو مهربانی د وکړې شی، که یره زمونږه په پارټ باندې څه خبره وی چې کم از کم هغه دوئ مونږ ته حواله کړی چې یره مونږ ورله په هغې کښې څه مشکل د هغوی حل کړو۔ سپیکر صاحب، اکثر چې دوئ له ورشې، وائی یره کنډې خلق اچوی، چې د میټرو خبره ورسره وکړې او چې خبره راشی نو میټرې ورسره وی نه، تار ورسره وی نه، نو په مطلب اورسیدې نور حال د دې پورې راغلے دے چې یره زمونږه ماشومان چې کوم دی، په کور کښې زنانه چې کومې دی، یقینی خبره دا ده، زه اوس هم یوې جنازې له تلے ووم، قسم دے په هغه جنازه کښې راته خلقو وئیل چې یره نه اوبه شته، نه بجلی شته او نه سوئی گیس شته، اخر دا کوم حال ته مونږ راغلی یو؟ وللّٰه نه چرته دعا له تلے شو، وللّٰه نه چرته جنازې له تلے شو او هم دغه خبرې دی، نو مهربانی د وکړی، یو ټهوس قدم د د دې د پاره اوچت کړے شی چې په دې باندې صحیح خبره وکړې شی او د واپډې پیسکو چې کوم دے سپیکر صاحب، دا بالکل دلته کښې رااوغواړئ او زمونږ دا ټول ممبران د ورسره کښینی چې په دې باندې صحیح۔۔۔۔

جناب سپیکر: تهیک شوه۔

جناب عطیف الرحمان: په دې باندې صحیح خبره وکړې شي او زمونږه په دې صوبه کښې دا حکومت چې کوم دے، دا په یو منظم سازش سره بدنامېږي، پکار دا ده چې د دې خلاف کارروائی وکړې شي۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔یہی پوزیشن سر، میرے حلقے حویلیاں میں بجلی کی ہے۔پندرہ، سولہ اور بیس گھنٹے ان دنوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور پچھلے دنوں لوگوں نے تنگ ہو کر حویلیاں شہر میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا، میں بھی اس جلوس میں تھا اور سارے لوگ جب پریشان تھے تو میں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ سپیکر صاحب، میرے خلاف ایکسیئن واپڈا نے تین ایف آئی آرز کٹوائیں اور میں حیران ہوں کہ اس کے اوپر 506 کی دفعہ بھی لگائی گئی اور پانچ چھ دفعات لگائی گئیں۔اب جب ہم احتجاج کرتے ہیں لوگوں کیساتھ کیونکہ ان کو پریشانی ہے، نہ ان کا کوئی کاروبار، سارے معاملات ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔ نہ بجلی ہے، نہ سوئی گیس ہے۔اب سوئی گیس کی بھی لوڈشیڈنگ حویلیاں اور ایبٹ آباد میں شروع ہو گئی ہے تو اس کے اوپر Kindly سخت ایکشن لیں تاکہ عوام کو اس پریشانی سے نجات ملے اور دوسری ایک چھوٹی سی بات، میاں افتخار صاحب کی ساری باتوں کا زبردست الفاظ میں تائید کرتا ہوں، انہوں نے جو مذمتی الفاظ بیان کئے ہیں، ایک چھوٹی سی، تھوڑا سا اس میں اور اضافہ کیا جائے کہ جو ایک بڑا دہشت گرد ہمارے صوبے میں دہشت گردی کروا رہا ہے، امریکہ جو ڈرون حملے کروا رہا ہے اور کل بھی اس نے ڈرون حملے کرائے ہیں، اس کی ہم شدید الفاظ میں سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔یہ ڈرون حملے بند کئے جائیں اور جو قربانی اے این پی نے دی ہے سپیکر صاحب، عوامی نیشنل پارٹی نے دہشت گردی کے خلاف دی ہے، میں زبردست الفاظ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔جی مفتی جانان صاحب۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: جناب سپیکر صاحب! زه یو ښو خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: ودریږئ جی، هم په دې ایشو خبره کوئ؟

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: نه زه بله خبره کوم۔

جناب سپیکر: نه په دې پسې، دا ایشو ختمه شی نو بیا۔

مفتی سید جانان: دا ملګرو جی چې کومه خبره وکړه، زما هم دا خبره ده۔ د ډی سی او دفتر ته راغلو، د ایکسیئن سره مو دومره جرګې وکړې، میټنګونه مو وکړل جی، لاړ شی جی، دوه کسان رااولیږی بجلئ کټ ده، خلق مونږ پسې راشی چې بجلئ کټ ده جی۔ هغوی چې کوم کار شروع کړے دے واپډا والا، مونږ تاسو ټول بې عزته شو، دا عوامی نمائندګان بې عزته شول، دا خلق بې عزته شول۔ زمونږ خو به تاسو ته دا ګزارش وی، مونږ ته بله هیڅ څه طریقه نه ده معلومه چې د دوئ سره څه وکړو خو که زمونږ عزت بچ کوئ، مونږ جی ستا ممبران یو، ستا ټیم یو، زمونږ عزت بچ کړه او د ځان عزت بچ کړه جی او نور به تا ته څه وایو؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! یه-----

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زما مشوره ده هاؤس ته او ملګرو ته چې که دوئ مناسب ګنړی نو د چیف منسټر صاحب سره به خبره وکړو، هغوی چې ناست وی، د هغوی په مخکښې د واپډا چیف، هغوی به د پیسکو چیف رااوغواړی نو په هغه خبرو کښې به بیا ان شاء اللہ زور هم زیات وی او مطلب د هغې بیا فائده به دوئ ته زیاته وی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی چې هغوی په کومه ورځ وی نو دا به ښه وی چې هم دلته ئے رااوغواړو۔

وزیر قانون: صحیح شوه۔

جناب سپیکر: جی دا----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه میاں صاحب! بله خبره ده که هم دا ده؟

وزیر اطلاعات: هم دا ده۔

جناب سپیکر: ودریږه دا بی بی اول پاځیدلې وه نو لږه دې له اول موقع، بیا په دې پسې تاسو۔ جسیم نازلی صاحبه، جی بی بی۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تھینک یو سپیکر صاحب، ډیره مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، په صوابۍ کښې چې زمونږه شپږ خویندې شهیدانې شوې دی د دهشت ګردئ په دغه کښې، زه د هغوی په باره کښې یو څو خبرې کول غواړمه۔ دا جینکۍ په وړومبۍ نیټه د جنورئ په میاشت کښې شهیدانې کړې شوې او زه د دوئ ټولو کورونو ته لاړم او ما د ټولو حالات وکتل جی۔ دا شپږ واړه تقریباً ډیر د عاجزې کورنۍ جینکۍ وې او د کور، د خپل خاندان واحدې کفیلې وې چې دوئ دا ټیچنګ کولو۔ څلور پکښې که پینځه دی، هغه پکښې وادہ نه وې، یوه پکښې وادہ وه، د هغې واړه واړه ماشومان وو او دوئ ورله دلته ټیچنګ کولو۔ یو ځوئے هم ورسره وو هغه ساعت کښې او دا پینځه نورې چې وې نو دا هم د مور پلار دغه لوښه وې، د ایم اے پورې ئے په ټولو باندې ایجوکیشن کړے وو په عاجزئ کښې او دوئ ته دغلته په دې این جی او کښې Job ملاؤ شوے وو جی۔ نو اوس زه د ګورنمنټ نه د دې اسمبلئ په Through د حکومت نه او خاصکر د ایجوکیشن منسټر ته به جی زه دا ریکویسټ کوم چې د دوئ خو مونږ نور هیڅ هم داسې مداوا نشو کولې چې د دې Alternate وشی خو زه غواړم چې د دې جینکو په کورکښې چې کومې جینکۍ، د دوئ خویندې یا د دوئ ورور چې کوم مطلب کوالیفائیډ وی، چې هغوی ته په دې Government jobs کښې As a teacher job ملاؤ شی نو د دوئ به ډیر زیات ښه دغه وشی۔ هغوی سره به د دې ډیره یو ښه نیکی وشی او څه نه څه به هغوی ته لږه فائده ملاؤ شی۔ ډیره مهربانی، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ میاں نثار ګل صاحب جی۔ میاں صاحب! په دې پسې به جواب د هغې هم ورکوئ۔ جی میاں صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اور پورے ایوان کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتاہوں کہ ابھی بات ہو رہی تھی کہ ہمارے صوبے میں گیس کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ بجلی کی لوڈ شیڈنگ بھی ہو رہی ہے، جناب سپیکر، میں یہ خوشخبری آپ کو دینا چاہتاہوں کہ شکر الحمد للہ خیبر پختونخوا میں، Specially کوہاٹ ڈویژن پورے صوبے سے بھی ڈبل ہم گیس پیدا کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، آج میں جو بات کرنا چاہتاہوں، وہ یہ ہے

کہ اس ایوان کو اس پر سوچنا چاہیئے کہ شکر الحمدللہ پورے جنوبی اضلاع میں تیل اور گیس کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں جس میں کوہاٹ، کرک اور ہنگو، اور میں نے یہ بات بار بار کہی بھی تھی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ تقریباً چھ مہینے پہلے گرگری پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور شکر الحمدللہ قوم نے راتوں رات بندوقیں اٹھا کر ان کو بھگا دیا۔ پھر اس کے بعد نشپہ بانڈہ جو مین روڈ پر ہے، اس پر دو راکٹ فائر ہو گئے لیکن خوش قسمتی سے راکٹ اس کیمپ میں نہیں لگے اور اللہ کا فضل و کرم تھا۔ ابھی ہفتہ دس دن پہلے سر، رات کے وقت مین روڈ پر دو راکٹ پھر فائر ہو گئے ہیں، جس سے ایک ٹینکر میں آگ بھی لگی۔ سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں میرے صوبے کو اور میرے ملک کو تقریباً ایک ارب روپے کا روزانہ ریونیو پاکستان کو بھی جا رہا ہے اور شکر الحمدللہ بیس بائیس ارب روپے رائلٹی خیبر پختونخوا کو بھی مل رہی ہے اور آئندہ مجھے امید ہے کہ تقریباً چالیس پچاس ارب تک رائلٹی اس صوبے کو ملے گی۔ جناب سپیکر، اگر آپ اس علاقے کو دیکھ لیں، میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں، جس جگہ ہم کام کر رہے ہیں، وہ Round aboutپہاڑیاں ہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر آپ کو کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں، ان کی سیکورٹی کو تو دیکھ لیں کہ جس طرح خانہ بدوش کی طرح رہ رہی ہیں وہ کمپنیاں، میرے خیال میں اس کے کیمپوں میں ایک ایک، دو دو بندوق ہوتے ہیں، اگر خدانخواستہ ایسا واقعہ ہو گیا، آج میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کل خدانخواستہ ایسا واقعہ ہو گیا تو یہ جو کمپنیاں باہر کی آئی ہوئی ہیں یا جو OGDCL یا Mari جو بھی کام کر رہی ہے، اگر وہ ادھر سے چلی گئیں تو میرے خیال میں اس صوبے کو بھی بہت زیادہ نقصان ہو گا اور ایک پر امن ضلع اور پر امن علاقہ جس میں ہم رہ رہے ہیں، میں یہ پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے اس پہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں، کمپنی کو بھی بلا لیں اور مطلب ہے میاں افتخار صاحب اس کے چیئرمین ہیں تو اس پہ نظر کرم ہونی چاہیئے کہ خدانخواستہ کل ایسا واقعہ نہ ہو جائے کہ ہمارے ملک کو اور ہمارے صوبے کو نقصان ہو، اسلئے ایک نمائندہ ہو کر میں ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ ہونے والا ہے، اللہ نہ کرے کہ کچھ ہو جائے کیونکہ تین دفعہ ہو گیا اور اللہ نے ہمیں بچا لیا، ایسا نہ ہو کہ چوتھی دفعہ ہو جائے اور پھر ہم کل روئیں؟ تو سر، میں Specially آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بننی چاہیئے، آپ یا میاں صاحب جو بھی اس کے چیئرمین ہوں، اس علاقے کا وزٹ ہونا چاہیئے، اس کمپنی کو بھی بلانا چاہیئے تو روزانہ اربوں روپے مل رہے ہیں، اگر اس میں کچھ سیکورٹی پر خرچ ہو جائیں تو ہمارے ملک کیلئے اچھا ہو گا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ میاں صاحب! دا بی بی څه خبره کړې وه، که د هغې لږ جواب ورکړئ تاسو او میاں نثار گل صاحب چې کومه خبره کوی، د دوئ جواب تاسو سره وی۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ښه جی۔

جناب سپیکر: دا خو چونکه د فیډرل سبجیکټ دے خو جی۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: مهربانی جی، ستاسو شکریه۔ د ټولو نه اول خو جی جسیم بی بی چې کومه خبره وکړه د این جی اوز، د هغې خلقو نه مونږ خبر یو۔ یو خو این جی اوز چې کوم خلق Deal کوی نو هغه خو تاسو ته پته ده چې سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ او زمونږه هغلته لوکل انتظامیه ډی سی او د هغوی په 'تهرو' باندې کیږی۔ بل د این جی اوز چې کومې نوکرئ دی نو هغه Permanent نه دی او نه هغه داسې زمره کښې راځی چې گنی د هغې په بدل کښې هغوی ته نوکرئ ملاؤ شی خو دا یو حقیقت دے چې د دې نه مخکښې زمونږ د پولیو په حواله هم د زنانو چې کوم واقعات شوی وو او ورسره د سړو او داسې دا هم شوی دی، دا یو خصوصی توجه ضرور غواړی۔ د دوئ دا خبره ټهیک ده چې مونږ په دې یو داسې سوچ وکړو خو د دوئ د پروټیکشن خبره اول ده۔ دا داسې نه ده چې صرف دا شپږ جینکئ دی، زمونږ په دې صوبه کښې ډیرې جینکئ د غریبئ د لاسه هم دغه رنگ کارونه کوی او د هغوی د تحفظ مسئله هم ده نو چې د کوم این جی او سره دوئ تعلق لری نو اول خو د پروټیکشن په حواله د هغوی نه هم تپوس کول دی چې د هغوی انتظامات څه دی یا هغوی چې یو کار کوی نو د هغوی په هغه علاقه کښې د کومو کومو خلقو سره د تگ راتگ تعلق شته؟ ځکه چې دا ورکران د غریبئ د لاسه په وړو وړو، کمو کمو تنخواگانو کار کوی او د دوئ هغه رنگ پروټیکشن نشته چې څنگه د سرکاری ملازمینو د تحفظ د پاره خپل طریقه کار وی، نو یو خو د این جی او سره دا خبره لازم پکار ده۔ بل هم دغه این جی او کښې که د نوکرئ خبره وی نو یقیناً چې مونږ به هغوی ته وایو چې اول د دوئ کور والا له ورکړی، په Priority باندې چې دوئ له د ورکړی او چې زمونږ په ذمه څه راځی د سرکار، بالکل مونږ خو هسې هم داسې واقعاتو والا خلق سپورټ کوؤ۔ دا زمونږه

شهیدان دی، د دوئ سره ناجائزه شوې ده، دا هر څیز چې کوم دے نو یو مسئله او د زنانو په حواله بیا خصوصی مسئله ده، د هغې به تپوس هم وکړو چې مونږ د سرکار په حیثیت د دوئ څه سپورټ کولے شو؟ او چه چرته د نوکرئ خبره راځی نو دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، چائے بھی پئیں اور نماز بھی ادا کریں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! زه د بشیر بلور صاحب د شهادت په باره کښې خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ مفتی صاحب۔

سابق سینئر وزیر (بلدیات)، جناب بشیر احمد بلور (شہید) کو خراج عقیدت

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔ آج میں اس شعر سے اپنی گفتگو شروع کرنا چاہتا ہوں:

ے
دل اکثر اداس رہتا ہے — جانے کون آس پاس رہتا ہے
وہ تو غم دے کر بھول جاتے ہیں — اور ہمیں شہیدوں کا پاس رہتا ہے

جب ہم اس اسمبلی میں آئے جی تو اسمبلی میں ہر موقع پر حکومت کی کارگزاری کا دفاع پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے بشیر خان بلور نے کیا ہے جی اور وہ ایک Self made آدمی تھے، ایسا نہیں تھا کہ ان کے والدین یا دادا وہ ایم پی ایز/ایم این ایز چلے آرہے تھے بلکہ سیاست کی ابتداء انہی سے ہوئی ہے اور وہ عوام کے بہت زیادہ محبوب تھے۔ جب 2002 میں متحدہ مجلس عمل کے حق میں ایک سیلابی ریلہ آیا اور بہت سارے لوگ سیٹیں ہار گئے تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ PK-03 پر وہ نہیں ہارے تھے اور بعد میں تو آپ کو اندازہ ہے کہ وہ ہمارے Colleague تھے، ان کی اپنی پارٹی کیساتھ پختگی تھی اور Committed تھے بہت زیادہ اور ہمارا ان کا تعلق چولی دامن کا تھا۔ ایسا ہوتا تھا کہ وہ جیسے بات کر لیتے جیسا کہ انتظار ہوتا ہے سامعین کو کہ اب مفتی کفایت اللہ نے بات کرنی ہے اور جب میں بات کر لیتا تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے اب بشیر خان بلور بات کریں گے اور یہ ڈیبیٹ کیسی رہی، یہ تو تاریخ رقم کرے گی۔ ہر ایک آدمی اپنے بارے میں

خوش فہمی کا شکار ہوتا ہے لیکن آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں تو میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان جو تقریری مقابلہ ہوا ہے، اس کے اندر مفتی کفایت اللہ نہیں جیتا، بشیر خان بلور جیتے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ان کا تعلق اے این پی کے ساتھ تھا اور ہمارا تعلق اے این پی کے ساتھ نہیں ہے، ہمارا سیاسی اختلاف تھا۔ ان کے مؤقف اور ہمارے مؤقف کے اندر زمین و آسمان کا فرق ہے اور ہم یہاں بہت شد و مد کیساتھ اپنا مؤقف پیش کرتے رہیں۔ انہوں نے بہت زیادہ اس کا دفاع کیا، اپنی پارٹی کا اور اپنا مؤقف بہترین انداز میں پیش کیا۔ آج یہ اسمبلی اداس ہے کہ اس کا دلہا چلا گیا ہے۔ آج یہ اسمبلی اداس ہے کہ اس کی رونق ختم ہو گئی ہے، اس کو زنگ لگ گیا ہے۔ ظاہر ہے اے این پی کا کوئی ورکر اٹھے گا، وہ تو ایسی باتیں کرے گا جس کے اندر کچھ نہ کچھ مبالغہ بھی تو ہو گا لیکن جب سے میں بشیر خان کو جانتا ہوں، میں انتہائی ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اگر میرے پاس ترازو ہو اور مجھ سے پوچھا جائے کہ بشیر خان کا قرضہ اے این پی پہ چڑھ گیا ہے یا اے این پی کا قرضہ بشیر خان پہ چڑھ گیا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ آج جس طرح ہم سب لوگ بشیر خان کے مقروض ہیں اور پورا صوبہ اور پورا ملک بشیر خان کا مقروض ہے، اسی طرح اے این پی بھی بشیر خان کی مقروض ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں بشیر خان کی مقروض ہیں اور انہوں نے وہ کارنامہ کر دکھایا ہے جو بہت سارے لوگوں کی قسمت میں نہیں آتا۔

ے یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

غالباً یہ انہی کا اعزاز تھا جو ان کو مل گیا ہے اور وہ شہید ہو گئے ہیں اور ہم جیسے لوگ ان کو تکتے رہ گئے ہیں۔ آج ایوان موجود ہے اور وہ موجود نہیں ہیں۔ میں ان کی آخری بزنس کی طرف بھی اشارہ کرتا ہوں اور ان کا آخری بزنس یہ تھا کہ جب میں OGRA کے خلاف ایک متفقہ قرارداد پیش کرنا چاہتا تھا، میں نے آپ سے اجازت لے لی اور اجازت لینے کے بعد میں نے بشیر خان سے دستخط کرانا چاہا کہ آپ بھی دستخط کریں تاکہ یہ متفقہ ہو جائے اور ہم نے ایک ظلم بتایا اور وہ ظلم یہ تھا کہ دیکھیں پہلے عام صارفین کی طرح Deal کیا جاتا تھا مساجد اور مدارس کو، اب OGRA نے اس کو کمرشل میں ڈال دیا ہے۔ پہلے ہمیں جو کنکشن ملا کرتا تھا 3 ہزار میں، اب وہ 31 ہزار میں ملتا ہے اور پہلے جو لائن سروس تھی، وہ تقریباً 15 سو میں مل جایا کرتی تھی، اس کا کرایہ ہوتا تھا، اب وہ 26 ہزار ہے، آپ میرے ساتھ تعاون کریں اور ہمیں اندازہ ہے کہ عبدالاکبر خان بہت Serious آدمی ہیں لیکن جب بشیر خان Sign کر لیتا ہے تو وہ بھی کر لیتا ہے، تو میں نے بشیر خان سے کہا کہ آپ یہ قرارداد پڑھیں اور Sign کریں۔ انہوں نے میاں افتخار صاحب

کو وہ قرارداد دی، کہا کہ آپ پڑھیں، مفتی صاحب ہماری سیٹ پر آئے ہیں اور ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیئے۔ وہ قرارداد لمبی تھی اور وہ ابھی پڑھ رہے تھے کہ بشیر خان نے Sign کر کے دے دی اور کہا کہ جائیں مفتی صاحب، میاں صاحب نے ابھی نہیں پڑھی لیکن میں نے آپ کو Sign کر کے دے دی ہے۔ میں نے قرارداد پیش کی اور آپ نے ان دونوں سے پوچھا، عبدالاکبر خان سے بھی اور بشیر خان سے بھی کہ اس قرارداد پر آپ لوگوں کے دستخط ہیں، آپ بھی پڑھنا چاہیں گے؟ تو انہوں نے اپنی اس جگہ سے کھڑے ہو کر کہا کہ نہیں، جس طرح مفتی صاحب نے پیش کیا ہے، ہم بھی اتفاق کرتے ہیں اور ہم اس کو متفقہ پاس کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نامہ اعمال کے اندر ان کی یہ خوبی لکھی جائیگی کہ ان کی آخری بزنس اس ایوان کے اندر یہ تھی کہ انہوں نے مدرسے کیلئے اور مسجد کیلئے ایک متفقہ قرارداد پاس کر دی۔ ہم یہاں اختلاف رائے کرتے تھے اور اختلاف رائے کے بعد جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو میں اس کا گواہ ہوں جناب سپیکر، وہ اس لابی کے اندر میرے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے کہ ہم مسافر ہوتے ہیں، سنت نہیں پڑھتے، تو بشیر خان سنت بھی پڑھا کرتا تھا اور ساتھ چھ رکعت اوابین بھی پڑھا کرتا تھا۔ میں ان کو وقتاً فوقتاً یہ مشورہ دیا کرتا تھا کہ یہ جنگ سمجھ میں نہیں آتی، آپ بہت زیادہ آگے نہ جائیں، یہ کوئی آپ کی ذاتی لڑائی نہیں ہے، جن لوگوں سے آپ کی لڑائی اور ہماری لڑائی ہے، ان لوگوں کا کوئی پتہ نہیں ہے، نہ ان کا مذہب معلوم ہے، نہ ان کی نسل معلوم ہے، نہ ان کا علاقہ معلوم ہے تو آپ ایسا نہ کریں لیکن وہ میرا شکریہ ادا کرتے تھے لیکن یہ تجویز جس نے بھی دی، اس نے نہیں مانی اور ایک دلچسپ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایک دن خوشدل خان نہیں تھے تو میں ان کی سیٹ پر گیا اور بشیر خان بلور سے کہا کہ برائے مہربانی ذرا الفاظ نرم کر دو، برائے مہربانی۔ انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا لیکن اس دن ان کو کہیں افتتاح پہ جانا تھا کہ ٹرانسفارمر وغیرہ کا مسئلہ تھا۔ جب وہ گئے تو وہاں پر بم بلاسٹ ہو گیا۔ اب مجھے پتہ لگا تو میں شرمندہ تھا کہ میرا مشورہ اور بم بلاسٹ، اس کے اندر بہت کم وقفہ تھا، میں نے ان کو فون کیا تو انہوں نے مجھے جواباً یہ کہا کہ مولانا فضل الرحمان صاحب کا فون آیا تھا، ان کو میں نے یہ بتایا ہے کہ جب میں یہاں تھا تو انہوں نے مجھے یہ بات کی اور جب میں وہاں چلا گیا تو وہ، میں نے کہا جی کہ یہ اتفاق ہوتا ہے اور جب ہمیں بچپن میں اساتذہ کہا کرتے تھے کہ اتفاق کو جملے میں استعمال کرو تو ہم اس طرح کہا کرتے تھے کہ جس دن ہمارے باپ کی شادی تھی، اتفاق سے اسی دن میری ماں کی بھی شادی تھی اور آپ اس اتفاق میں، انہوں نے یہ محسوس نہیں کیا اور مجھے تو یہ پتہ نہیں تھا، آپ کو پتہ ہے کہ مؤقف میں اختلاف ہوتا ہے لیکن

جو لوگ مارنا چاہتے ہیں، وہ بشیر بلور اور کفایت اللہ کو ایک ساتھ ٹارگٹ کرنا چاہتے ہیں، وہ ایک بڑی خبر لینا چاہتے ہیں اور جس آدمی کے ذریعے سے بڑی خبر لگے گی، وہ اس کو مارنا چاہیں گے، وہ آپ بھی ہیں اور میں بھی ہوں۔ آج میں بول رہا ہوں، ایک تاریخ بن رہی ہے۔ جناب سپیکر، سن رہے ہیں، ایک تاریخ ہے اور آپ سن رہے ہیں، وہ چیئر کر رہے ہیں۔ کیا پتہ، کل ہمارے اندر کون آدمی موجود ہو گا اور کون موجود نہیں ہو گا؟ اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آج بشیر خان نہیں ہیں لیکن میں اس پر روتا نہیں ہوں اور ایوان صنعت و تجارت کے اندر مجھے موقع ملا تھا کل پرسوں، وہاں بھی میں نے الیاس بلور کے سامنے کہا کہ میں بشیر خان کیلئے خفا تو بہت ہوں، روتا نہیں ہوں۔ میں اس موت پر روتا ہوں جو قابل فخر نہیں ہوا کرتی۔ میں اس موت پر روتا ہوں جو شرم کے باعث ہوتی ہے اور اس موت پر مرا نہیں جاتا، خوشی محسوس کی جاتی ہے، جو قوم کیلئے ہوتی ہے، ملک کیلئے ہوتی ہے، علاقے کیلئے ہوتی ہے اور لوگ فخر محسوس کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بشیر خان بلور الحمد للہ ایسے راستے پر چلے گئے کہ وہ قابل فخر ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے ہاں Good طالبان اور Bad طالبان کی اصطلاح ہے لیکن ہم ایک ایسے Great game کے اندر مبتلا ہیں کہ ہمیں اس کی سمجھ نہیں آتی۔ وہ آدمی جو وزیرستان میں بیٹھ کر پاکستانی فوج کے خلاف لڑنا نہیں چاہتا، ملا نذیر، آج ڈرون حملے میں اس کو مار دیا جاتا ہے، اسلئے کہ وہ افواج پاکستان اور پاکستان کے خلاف لڑتا نہیں ہے؟ اور ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو امریکی مفادات کیلئے کام کرتے ہیں۔ ہمیں سمجھنا ہو گا کہ یہ کیا ہے؟ اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر بشیر خان کے خون کی قیمت سے اس ملک میں امن آتا ہے اور اس صوبے کے اندر تو یہ ہمارے لئے بہت زیادہ خوشی کی بات ہو گی۔ میری تقدیر میں نے دیکھی ہے جناب سپیکر، اس تقدیر کے اندر خوشیاں ہیں، اس تقدیر کے اندر پھول ہیں، اس تقدیر میں چمن ہے، اس تقدیر میں ترقی ہے، اس تقدیر میں آگے بڑھنا ہے، میں نے اس کو دیکھا ہے، وہ ایک سفید کاغذ پر لکھی ہوئی تقدیر ہے لیکن کسی ظالم نے وہ تقدیر مجھ سے چھین لی ہے اور میرے ہاتھ کے اندر ایسی تقدیر پکڑا دی ہے جس میں گن ہے، جس میں گرج ہے، جس میں بم بلاسٹ ہے، جس میں خود کش ہے، جس میں شہادتیں ہیں، جس میں اشارتیں ہیں، جس میں خون ہے اور آج فلور پر کھڑے ہو کر میں کہتا ہوں، ہم سب کو جا کر اس کاتب تقدیر کو کہہ دینا چاہیئے کہ میری اپنی تقدیر میرے حوالے کرو، میں پرائی تقدیر اٹھانے والا نہیں ہوں۔ وہ جو میری اچھی تقدیر تھی، وہ مجھے دے دو اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بشیر خان بلور کے اس خون کی قیمت پر اس ملک کے چپے چپے کو امن کا گہوارہ بنا دے۔ جناب سپیکر، میں ایسی کوئی

بات نہیں کرنا چاہتا، ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جو سیاست ہو، میں ایک متفقہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسفند یار خان کا بیان آیا ہے اور اس کے اقتدا کے اندر پھر میاں صاحب کا بیان بھی آیا ہے۔ اگر میاں صاحب موجود ہوں تو زیادہ اچھا ہوگا کہ وضاحت کر دیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مذاکرات کرنے چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ بیان حالات کے عین مطابق ہے اور ان کا یہ بیان ان کی اپنی فلاسفی کے مطابق ہے اور ان کا یہ بیان بہت زیادہ مصلحت اور عقل کے مطابق ہے۔ آج اگر اس طرف سے ایک پیشکش آئی ہے کہ ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے اس پیشکش کو نہیں ٹھکرانا۔ پنجاب والا میرے درد کو نہیں سمجھتا، سندھ والا میرے درد کو نہیں سمجھتا، بلوچستان والے میرے درد کو نہیں سمجھتے اور مرکز والے تو بالکل نہیں سمجھتے۔ میں اے این پی کی طرف سے بول رہا ہوں، پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے بول رہا ہوں، میں مسلم لیگ (ن) کی طرف سے بول رہا ہوں، میں مسلم لیگ (ق) کی طرف سے بول رہا ہوں، پیپلز پارٹی شیر پاؤ اور جے یو آئی کی طرف سے بول رہا ہوں کہ پاکستان کے صدر نے یہ کہا ہے کہ اس لڑائی میں ہمیں 80 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے اور ہمیں ملا کیا ہے؟ 4.5 ارب ڈالر ملے ہیں اور بہت زیادہ افسوس کی بات ہے، جس دن زرداری صاحب تشریف لائے تھے، یہاں تو ہمیں بہت زیادہ کہا گیا تھا کہ آپ نہ بولیں، ہم نہیں بولے لیکن میرے لیڈر آف دی اپوزیشن یا لیڈر آف دی ہاؤس اگر یہ بات کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا کہ ان 4.5 ارب ڈالر کے اندر ہمیں صرف 22 ارب روپے، ڈالر نہیں، ایک بجٹ کے اندر ملے ہیں اور 22 ارب روپے اس بجٹ کے اندر ملے ہیں، 44 ارب، اگر میں یہ مان لوں کہ یہ 0.5 ہیں ڈالر میں، تو پھر 4 ارب ڈالر یعنی 400 ارب روپے کا پتہ کہاں سے چلے گا؟ ہمارے صوبے میں گن ہے، گرج ہے، ہمارے صوبے میں امن نہیں ہے، وہ لوگ ہماری یہ مشکل نہیں سمجھتے۔ آج اگر یہاں یہ بات آ گئی ہے کہ مذاکرات کرنے چاہیئے اور اسفند یار خان نے کہا ہے تو میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، میں انہیں اس بات پہ بہت زیادہ Appreciate کرتا ہوں اور ان تمام لیڈروں سے گزارش کرتا ہوں، جو میرے صوبے کے لیڈر ہیں، جن کا تعلق ایک قومی جماعت سے ہے اور وہ رہتے اس صوبے کے اندر ہیں کہ خدا کیلئے آپ تو کم از کم سر جوڑ لیں، اگر اور لوگ سر نہیں جوڑتے ہیں، آپ جوڑیں اور اگر آج آپ جوڑیں گے تو تمام جوڑیں گے۔ جس طرح میاں نواز شریف صاحب کے بارے میں میاں صاحب نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے Agree کر دیا ہے، اگر انہوں نے Agree کر دیا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ملک کی دوسری بڑی جماعت نے Agree کر دیا ہے اور جب انہوں نے Agree کر دیا ہے تو صدر صاحب بھی Agree کریں

گے اور ہم جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمان صاحب پہلے سے یہ کہتے آرہے ہیں کہ ہمارے دو APCs ہوئی ہیں، مشترکہ اجلاس ہوا ہے پارلیمنٹ کا، دو قراردادیں پاس ہوئی ہیں اور بشیر خان بلور کے بعد ایک اور بشیر بلور کی لاش نہیں گرنی چاہیئے، ایک اور بشیر بلور کی لاش نہیں گرنی چاہیئے۔ ہمارا ہر آدمی بہت زیادہ معظم ہے، بہت زیادہ محترم ہے، اس کا خون اسی طرح محترم ہے جس طرح بشیر خان بلور کا خون ہے لیکن میں اپنے بڑوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بات ہے کہ میرے ائیرپورٹ پر حملہ ہو جاتا ہے، کیا بات ہے کہ میرے پولیو کے کارکن بھی مجروح ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور وہ بھی محفوظ نہیں ہیں؟ یہ کیا بات ہے کہ ہم نے بشیر خان جیسے ایک سانحے کو برداشت کیا ہے اور میں آج یہ بھی اپیل کروں گا جناب سپیکر، مجھے نہیں معلوم ان کو ایک اعزاز ملا ہے، اگر وہ اعزاز اس ملک کا بہت بڑا اعزاز ہے تو پھر تو ٹھیک ہے اور اگر وہ اعزاز بڑا نہیں ہے تو اس سے بڑا اعزاز اگر اس ملک کے اندر ہے تو وہ بشیر خان کو ملنا چاہیئے اور اگر آج ہمارے یہ تمام ساتھی تعاون کرتے ہیں، اتفاق کرتے ہیں تو ان کیلئے ایک لقب اختیار کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ وہ 'سفیر امن' تھے، ان کو ہمیشہ کیلئے 'سفیر امن' کے طور پر یاد کیا جائے، (تالیاں) ان شاء اللہ العزیز ایک موقع ایسا آئے گا کہ یہ خون رنگ لائے گا۔

واہ شقی القلب قاتل آخر تجھ کو کیا ملا　　　　اس کو جنت مل گئی تو کندہ دوزخ بنا

یہ قوم کیلئے اور ملک کیلئے خون ہے، ان شاء اللہ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا اور برادرم جاوید اٹھ گئے ہیں میرے خیال سے، لہذا میں اس کو مختصر کرنا چاہتا ہوں اور میں اپنی تمام ہمدردیاں دینا چاہتا ہوں پاکستان کو، اے این پی کو، پیپلز پارٹی کو اور میں اس کو بے نظیر بھٹو کے بعد بہت بڑا قومی سانحہ قرار دیتا ہوں، اتنا بڑا قومی سانحہ ہے۔ ایک بے نظیر بھٹو کا واقعہ ہٹا دیا جائے تو اتنا بڑا سانحہ یہاں نہیں ہوا اور اس سانحے کیلئے بلور خاندان کا انتخاب ہوا ہے۔ میں اس بشیر بلور کو بھی جانتا ہوں جو اس پارٹی میں صوبائی صدر ہوا کرتے تھے اور بعد میں وہ عام ورکر تھے لیکن بشیر بلور نے کبھی گلہ نہیں کیا، نہ ان کے طرز وادا سے یہ گلہ آیا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں، پارلیمانی جماعت میں کہ جو پارلیمانی لیڈر ہوتا ہے، وہی وزیراعلیٰ ہوتا ہے اور جب اے این پی نے امیر حیدر خان ہوتی کے بارے میں فیصلہ کیا، ٹھیک کیا ہوگا، تو بشیر بلور کے اس چہرے پر ایک بل بھی نہیں پڑا۔ میں داد دیتا ہوں ان کے حوصلے کو، اپنی پارٹی سے 'کمٹمنٹ' اور پختگی کو بہت زیادہ داد دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، آج الفاظ کم پڑ گئے ہیں، احساس بہت بلند ہو گیا ہے، احساس اتنا ہے کہ یہ موضوع ختم ہونے والا نہیں ہے اور میرے پاس جو الفاظ ہیں، میں اپنی کم علمی کا اعتراف بھی کرتا

ہوں، ان الفاظ میں ایسا جامہ جو احساس کو پورا نہیں ڈھانپتا، میں انہی الفاظ کو استعمال کر سکتا ہوں، میں مجبور ہوں، میرے پاس اور الفاظ نہیں ہوں گے، ڈکشنری بھی یہاں عاجز آ جاتی ہے اور جو احساس ہمارے دلوں کے اندر ہے، وہ رونے والا احساس ہے، وہ افسردگی والا احساس ہے، وہ غم والا احساس ہے لیکن اگر آج ہم سر جوڑ کر بیٹھ جائیں، ان کو خراج تحسین پیش کریں اور دنیا کو یہ بتادیں کہ ہم ڈرنے والے نہیں ہیں، ہم جھکنے والے نہیں ہیں، ہم بکنے والے نہیں ہیں، ہم نے بہت سارا خون دیا تھا، دیا ہے اور دیتے رہیں گے لیکن اپنے سچے مؤقف سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اس ملک کو گہوارہ ہونا چاہیئے امن کا، اس صوبے کو اور اس پشاور کو، اور ان شاء اللہ یہ امن کا گہوارہ ہوگا۔ جناب سپیکر، آپ بھی بہت زیادہ افسردہ ہیں اور سارے Colleagues بہت زیادہ افسردہ ہیں۔ سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم کیا کریں؟ میں ان دنوں گیا تھا جب رات کو مجھے پتہ چلا، میں سکھر کیلئے جا رہا تھا، وہاں میری پارٹی کے بہت بڑے بڑے پروگرامز تھے اور اس کا مہمان میں تھا تو میں حیران ہوا کہ کس طرح جاؤں؟ میں تیز تیز دوڑا، مانسہرہ سے آیا، یہاں پر دعا کی حاجی غلام بلور کیساتھ اور پھر واپس دوڑا تو میرا جہاز، میں جہاز سے لیٹ ہوگیا، ایک بجے جہاز نے اڑنا تھا اور مجھے 12 بجے پہنچنا تھا۔ جناب سپیکر، آپ حیران ہوں گے کہ اس جہاز تک میں ایک بجے نہیں پہنچ سکا۔ میں حیران تھا کہ یہ سفر مجھ سے رہ جائے گا لیکن غالباً یہاں آنے کی برکت تھی بشیر شہید کے بعد کہ جہاز لیٹ ہوگیا اور میں لیٹ نہیں ہوا۔ میں نے وہاں تعزیت کی تھی لیکن اس دن اتفاق سے میں موجود نہیں تھا، میرے چھوٹے بھائی جناب شاہ حسین خان نے تعزیت کی تھی لیکن شاہ حسین خان کی تعزیت مانی نہیں جاتی۔ ہمارے ہاں یہ کہا جاتا ہے جناب سپیکر کہ شاہ حسین خان پختون ہیں، یہ مولوی نہیں ہے اور مولوی کی آواز سے سننا چاہتے ہیں تو میں بھی اسی طرح دکھی ہوں جس طرح اے این پی کے لوگ دکھی ہیں۔ میں اسی طرح دکھی ہوں جس طرح پاکستان کا ایک ایک آدمی دکھی ہے اور بشیر بلور کیلئے رو رہا ہے، (تالیاں) میں بھی رو رہا ہوں۔ عربی والے کہتے ہیں کہ: (عربی) آؤ روئیں، اس پر روئیں کہ ہم ایک باب کو کھو چکے ہیں، ایک باب بند ہوگیا ہے اور جناب سپیکر، میری یہ بھی رائے ہے کہ ان کی جگہ پر ہمیں پھول رکھنے چاہئیں تاکہ ہمیں ہر وقت احساس ہو کہ ایک ساتھی جو ہم سے کھو گیا ہے اور میں تو زیادہ نہیں جانتا، لیگل لوگ جانتے ہیں لیکن سندھ کے اندر ایسا ہوا ہے کہ وہاں کے وزیر اعلیٰ نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے ایسے شخص کے بارے میں جو اسمبلی کا رکن نہیں ہے کہ وہ اتنے دنوں تک اسمبلی کا رکن رہ سکتا ہے۔ اگر ہمارے آئین میں یہ اجازت ہو تو میں ہارون بلور کیلئے تجویز کروں گا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جنہوں نے

ایک طرف ایڈوائزر بنایا ہے تو ساتھ یہ نوٹیفیکیشن بھی کریں تاکہ جب وہ بشیر کی جگہ بیٹھا رہے گا، جتنی بھی مدت باقی ہے تو ہمیں بہت زیادہ تسلی ہوگی۔ میں آپ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں، آپ نے اچھے طریقے سے سنا اور میں آخر میں بشیر خان کی نذر ایک شعر کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ:

واہ اے گل چین اجل کیا تجھ سے نادانی ہوئی ؎

پھول بھی وہ توڑا کہ چمن بھر میں ویرانی ہوئی

و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ آنریبل سینیئر منسٹر رحیم داد خان صاحب! جو ایشو اٹھایا گیا ہے، میاں نثار گل صاحب نے، اس کا جواب ذرا دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! مجھے ایک منٹ جناب سپیکر، میں اس ایشو پر، بشیر بلور صاحب کی شہادت پر دو تین منٹ اگر آپ مجھے اجازت دے دیں سر، تو بڑی مہربانی ہوگی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): لیجسلیشن بہت زیادہ پڑی ہے جی، بہت زیادہ ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں دو تین منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی ریزولیوشن پھر رہ جائے گی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! دو تین منٹ اگر آپ مجھے دے دیں، بڑی مہربانی ہوگی سر۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کے دو تین منٹ معلوم ہیں نا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) اچھا، لیکن جس طرح کہا، دو تین منٹ سے زیادہ نہیں۔ مفتی صاحب نے بھی کہا تھا، ابھی پندرہ منٹ لے لئے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں کبھی آپ کو آج اس وقت تکلیف نہ دیتا اور کبھی بھی میں Insist نہ کرتا لیکن ہمیں انتہائی دکھ ہے کہ جس دن جناب بشیر بلور صاحب شہید ہو گئے تو چونکہ یہاں سوگ کا اعلان کیا گیا تھا اور ہم یہ سمجھیں کہ شاید یہ اجلاس سوگ کے بعد ہوگا اور اس دن ہم یہاں نہ پہنچ سکیں، تو رات کو جب ہمیں پتہ چلا کہ اجلاس ہوا ہے اور اس میں بات کی گئی ہے تو ہماری نمائندگی شامل نہیں تھی جناب سپیکر اور میں نہیں تھا۔ میں بہت رنجیدہ رہا اس بات پہ کہ ہمیں وہاں ہو جانا چاہیئے تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید تین دن کا سوگ ہے اور اس کے بعد اجلاس ہوگا جناب سپیکر تو اسلئے ہم اس

دن یہاں بات کرنے سے رہ گئے۔ جناب سپیکر، مفتی صاحب نے جو باتیں کی ہیں، میں ان کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور تائید کرتا ہوں اور جو الفاظ (تالیاں) انہوں نے شہید بشیر بلور صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں، جناب سپیکر، جب وہ زندہ تھے تو وہ اے این پی کا اثاثہ تھے۔ جب وہ زندہ تھے تو اس صوبے کی بڑی جماعت کے بڑے لیڈر تھے اور جناب سپیکر، جب انہوں نے شہادت نوش کیا تو پاکستان کی ساری جماعتوں کے سر کا تاج بن گئے ہیں۔ (تالیاں) میں بے شمار لوگوں کو آج جانتا ہوں جو صرف ایک بات کہتے ہیں اور کیا خوبصورت بات کہتے ہیں، وہ کسی اور کا نام نہیں لیتے، صرف ان کے لب پہ ایک بات ہے کہ یا اللہ! ہمیں وہ موت عطا کر جو تم نے بشیر بلور کو عطا کی ہے، یہ وہ جوان جو کبھی بشیر بلور صاحب سے ملا نہیں تھا یا وہ ماں جس نے کبھی شاید ان کی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی لیکن جناب سپیکر، یہ شعر کئی دفعہ ہم نے سنا، کئی دفعہ پڑھا اور جب میں اپنے دور دراز پہاڑی علاقوں میں بھی گیا، جو عقیدت اور احترام کا نام بشیر بلور صاحب نے اپنی شہادت کے بعد چھوڑا، پھر مجھے اس شعر کی سمجھ آئی:

کس دہج سے کوئی مقتل کو گیا وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

جناب سپیکر، جس دلیری کیساتھ، جس جرات کیساتھ، جس ہمت کیساتھ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے ہیں اور آخری مہینے اور سال گزارے ہیں جناب سپیکر، آج میں جہاں جاتا ہوں، میں جب یہ کہونگا کہ میں پختونخوا اسمبلی کا ممبر ہوں تو لوگ مجھے فخر سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اسمبلی کا ممبر ہے جہاں بشیر بلور شہید جیسے لوگ رہے ہیں اور انہوں نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ یہ نصیب سے ملتا ہے، یہ قسمت سے ملتا ہے، یہ خواہش سے ملتا ہے اور جناب سپیکر، آج جس آگ میں ہم سارے، آج میاں افتخار صاحب نے بھی باتیں کی ہیں اور مفتی کفایت اللہ صاحب نے بھی باتیں کی ہیں، شاید باتوں کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن ان غیرت مند اور جرات مندوں نے، اے این پی کے منسٹرز صاحبان نے بھی اور حکومت نے بھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ساری ٹیم کا جو کیپٹن تھا، وہ بشیر بلور شہید تھا۔ مرنا ہر ایک نے ہے جناب سپیکر، اس جہان میں کسی نے 40 سال، کسی نے 100 سال لیکن وہ ٹیپو سلطان کا قول جو برسوں پہلے اس نے کہا تھا، بشیر بلور شہید نے اس کو ایک دفعہ پھر تمام انسانوں کیلئے ایک پیغام دیا ہے کہ جو وقت گزارنا ہے، زندہ رہنا ہے تو شیروں کی طرح زندہ رہنا ہے اور اس نے اس طرح اپنی زندگی کے ایام گزارے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا کام ان سے لے لیا ہے جناب سپیکر، آج یہ سوچنے کی بات ہے کہ کتنے بڑے کام کیلئے اللہ نے

اسے Accept کر لیا ہے، قبول کر لیا ہے کہ آج مفتی صاحب نے کھڑے ہو کر جو باتیں کی ہیں، آج ہمارے اندر جو اتحاد پیدا ہو گیا ہے، جو ہمارے اندر جناب سپیکر، ایک قوت آ گئی ہے، آج پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں، تمام این جی اوز، تمام سول سوسائٹیز، تمام میڈیا، تمام صاحب الرائے رکھنے والے لوگ جناب سپیکر، اس بات پہ Agree ہو گئے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام لیڈر شپ کو ایک کمرے میں بیٹھ کر اب فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہمارے پاس بشیر بلور شہید کی طرح اور بڑے بڑے لوگ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ یہ امتحان ہے ہمارے لئے اور اس نے شہادت نوش کر کے پاکستانیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ اس سے بڑا جہاد اور کوئی جماعت نہیں کر سکی جو ایک فرد کر گیا ہے جناب سپیکر، اس ملک کیلئے، اور آج جہاں پاکستان کے لوگ رنجیدہ ہیں، خفا ہیں، جہاں ان کو غم ہے، ان کے بچھڑنے کا غم ہے، جہاں اے این پی کو اپنا ذاتی Loss بھی ہے، وہاں ہم سب کیلئے ایک موقع ہے کہ ہم ایک پالیسی بنا کر سارے کھڑے ہو جائیں۔ اگر ہم نے مقابلہ کرنا ہے تو پھر سب جماعتوں نے، سب کارکنوں نے مل کر پاکستان کی حکومت کو، پاکستان کی سیاسی طاقتوں کو، پاکستان کی سیاسی جماعتوں کو اور مذہبی جماعتوں کو بھی، اب وقت آ گیا ہے کہ ساتھ کھڑے ہو کر، کہنا ہو گا کہ یہ بہت ہو گیا، ہمارے بچوں کو بہت مارا گیا ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم نے کوئی ایک فیصلہ کرنا ہے، کسی ایک طرف ہم نے جانا ہے۔ ساری جماعتوں کو چاہیئے اور یہ میری ریکویسٹ ہے اے این پی کے دوستوں سے، ان کے لیڈر صاحبان سے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی پوزیشن دے دی ہے، بشیر بلور شہید نے ان کو ایک ایسا فورم اور طاقت عطاء کر دی ہے کہ اب ان کی بات پہ ساری لیڈر شپ لبیک کہنے کیلئے تیار ہے، تیار بیٹھی ہوئی ہے، اب ان کو Initiative لینی چاہیئے، بیٹھنا چاہیئے، ان کو بٹھانا چاہیئے، ایک دن لگتا ہے، دو دن لگتے ہیں، تین دن لگتے ہیں، ساری بڑی لیڈر شپ بیٹھ کر اور پھر ایک فیصلہ کر کے باہر نکلے۔ اگر مرنا ہے تو پھر سب نے، کھڑا ہونا ہے تو اکٹھے کھڑا ہونا ہے، اس قوم کو بچانا ہے تو پھر اکٹھے سب نے بچانا ہے، سب کا فرض ہے جناب سپیکر اور جو فیصلہ یہ لیڈر شپ کر کے نکلے تاکہ شہید بشیر بلور کی جو قربانی ہے، وہ قربانی اس ملک کے عوام کی بہتری کیلئے لا سکے، وہ قربانی رنگ لا سکے اور ان شاء اللہ ہم سارے، پہلی دفعہ پانچ سالوں میں میں نے یہ ماحول دیکھا ہے، یہ بشیر بلور صاحب کی شہادت کی برکت ہے کہ آج ہر ایک طرف سے آواز نکلتی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم سب نے کھڑے ہو کر اس سے نکلنا ہو گا۔ یہ جنگ امریکہ کی ہے، اب اس سے نکلنا ہو گا کہ یہ جنگ کس نے شروع کی ہے؟ اب اس سے نکلنا ہو گا کہ یہ کس کس کی غلطیاں ہیں؟ جناب سپیکر، اگر ہم پانچویں یا چھٹی منزل میں رہ رہے ہوں اور اس بلڈنگ میں آگ

لگ جائے تو یہ اس وقت Determine نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بہو کی غلطی ہے، یہ نوکر کی غلطی ہے، یہ مالک کی غلطی ہے، یہ فلاں کی غلطی ہے، غلطیوں کا ٹائم پھر نہیں ہوتا، ٹائم تھوڑا ہوتا ہے، پھر آگ کو بجھانے کیلئے وہ ساری، وہاں جو لوگ بچ گئے، ان کو محفوظ کرنے کیلئے ساری قوت اور انرجی لگانا پڑتی ہے اور پھر جا کر بعد میں فیصلہ کرے گا۔ اب ہم آگ میں ہیں، آگ لگی ہوئی ہے جناب سپیکر تو کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہمیں اپنے اختلافات بھلانے ہوں گے۔ ہمیں اپنی پارٹیوں سے بالا سوچنا ہو گا As a Pakistani اور مجھے یقین ہے جناب سپیکر کہ بشیر بلور شہید کی موت نے ہمیں یکجا کر دیا، ہمیں اکٹھا کر دیا، ہمیں جھنجھوڑا ہے۔ ہمارے اندر کا جو انسان ہے، وہ باہر نکلا ہے اور اب گلی اور کوچوں میں بھی لوگ بات کرتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ سب کو متفق ہو کر، اتفاق کرکے اور آج میں جناب محترم، میرے دل میں بہت قدر ہے جناب مفتی صاحب کی کہ ان کی باتیں بھی سن کر کیا خوبصورت ہے کہ ہم Next session میں ایک ریزولیوشن اس طرح کی ڈرافٹ کریں جس میں صبح اس صوبہ خیبر پختونخوا سے ایک ہی Message جائے اور میں اس بات کی بھی تائید کرتا ہوں، مفتی صاحب کی کہ پاکستان کا جو سب سے بڑا اعزاز ہے، اگر پہلے ملا بھی ہے تو پھر ایک دفعہ شہید بشیر بلور صاحب کو اور اس کی فیملی کو ملنا چاہیئے جناب، وہ یہ Deserve کرتے ہیں۔ ہاں مرنے سے پہلے شاید ان کی ہمدردیاں اور وہ ایک پارٹی کے لیڈر تھے اور مرنے کے بعد جناب اب ہم سارے ان کو اپنا اثاثہ سمجھتے ہیں، ہم سارے ان کو اپنا Asset سمجھتے ہیں اور جس خوبصورتی کیساتھ اس اسمبلی کے اندر انہوں نے ہمیں سکھایا، چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ہم ان کے پاس اگر گئے تو جس شفقت کیساتھ اور جس 'کمٹمنٹ' کیساتھ کہ اس اسمبلی کا سیشن کوئی ایسا سیشن نہیں ہے جو بشیر بلور صاحب کے آنے سے پہلے شروع ہو گیا ہو۔ جناب سپیکر، آپ ان کی ریگولر یہاں پہ Appearance اور Presence دیکھ لیں کہ ان کی کتنی 'کمٹمنٹ' تھی جمہوریت کیساتھ، کتنی 'کمٹمنٹ' تھی اس انسٹی ٹیوشن کیساتھ۔ ایک سینیئر رہنما اور کئی دفعہ Elect ہونے کے باوجود وہ اسمبلی کی چھوٹی چھوٹی کارروائیوں کا Notice لیتے تھے، اس کے Notes لیتے تھے اور کھڑے ہو کر جواب دیتے تھے اور کبھی انہوں نے یہ تصور نہیں کیا کہ یہ جونیئر ہے، یہ پہلی دفعہ Elect ہو کر آیا ہے بلکہ وہ As a colleague سمجھتے تھے، اپنے دوستوں کو وہ پیار اور محبت اور جناب، انہوں نے اس اسمبلی میں رواداری کا ایک پیغام دیا ہے ہم سب کو، ہم یقیناً غمزدہ ہیں، دکھی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ مر کر امر ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہ رتبہ پایا ہے، ہم سب کیلئے اور وہ ایک مقام، ایک Legacy، ایک ایسی چیز چھوڑ گئے ہیں کہ جناب سپیکر، آنے والے کئی صدیوں تک لوگ

کہیں گے اور یہ فخر ہے اس خاندان کیلئے، ہارون بلور اور عثمان بلور کیلئے بھی کہ ان کے بچے جب کبھی کسی کے ہاں ملیں گے اور جائیں گے تو یہ کہیں گے کہ یہ وہ بیٹا ہے، یہ وہ پوتا ہے جو شہید بشیر بلور کا نام لیں گے اور اس کو عزت ملے گی اور ٹھیک کہا ہے مفتی صاحب نے اور یہ ایڈوائزر کو اسمبلی میں بیٹھنے کی اجازت ہے، ہمیشہ نیشنل اسمبلی میں بھی اور پراونشل اسمبلی میں بھی ایڈوائزرز بیٹھتے ہیں، آکر کارروائی میں شامل ہوتے ہیں اور نیشنل اسمبلی میں ہمیشہ سے یہ معاملہ ہے۔ اگلی Sitting میں ضرور، ہم شکر گزار ہیں اے این پی کی حکومت کے اور چیف منسٹر صاحب کے کہ کتنا جلد انہوں نے فیصلہ کیا ہے، ہارون بلور جو ایک بہت ہونہار اور ایک اثاثہ ہے اس جماعت کیلئے، ان کو یہ ذمہ داری دی ہے اور جس طرح ان کی تدفین کے موقع پہ ہم نے دیکھا ہے اور بعد میں جو لوگ ان کے پاس تعزیت کیلئے آتے رہے ہیں، ان بیٹوں نے جس جوان مردی کیساتھ کھڑے ہو کر اپنے ایک ایک مہمان سے ملے ہیں، اس کا پوچھا ہے، اس کو انہوں نے بٹھایا ہے، یہ ایک نئی تاریخ انہوں نے رقم کی کہ جب باپ کا اس حادثے میں جنازہ پڑھو، اس کے باوجود بھی وہ ساری جنازہ گاہ میں لوگ ہارون بلور کو کھینچ رہے تھے، شاید ایک تاثر بھی ہو سکتا تھا کہ دوبارہ کوئی دہشت گردی نہ ہو، اس وقت تک وہ غیرت مند اور عزت مند جوان کھڑا رہا جب تک اس نے اپنے والد کے آئے ہوئے ایک ایک، آخری آدمی سے تعزیت نہ کی تھی اور اس سے ملا نہیں تھا اور اس کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ بڑے کم لوگ ہیں، میں نے اکرم درانی صاحب کو دیکھا تھا، ان کے بیٹے کی وفات پر اور میں ہمیشہ ذکر کرتا ہوں، پھر میں نے ان دونوں بھائیوں کو جس طرح کھڑے ہو کر اور اے این پی کی لیڈرشپ کو جس طرح کھڑے ہو کر انہوں نے یہاں جرات مندی، ہمت کیساتھ اور استقامت کیساتھ کھڑے ہو کر انہوں نے کہا کہ ہمارا بھائی، ہمارا قائد شہید ہو گیا ہے اور ان کے مشن کو ہم جاری رکھیں گے۔ ہم بھی ان شاء اللہ ان کی آواز میں آواز ملاتے ہیں کہ وہ پہلے ان کا مشن اکیلا تھا، اب یہ ہم سب کا مشن ہے، جو بھی فیصلہ لیڈرشپ بیٹھ کر کریگی ان شاء اللہ ہم سارے ان کے ساتھ کھڑے ہونگے۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ رحیم داد خان۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> بس جی دا، یہ۔۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> ہمیں بھی موقع دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں اجلاس کو ختم کر لونگا، آپ ایجنڈا چھوڑ رہے ہیں۔ رحیم داد خان صاحب۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سب بیٹھ جائیں، شاہ حسین! بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ آنریبل رحیم داد خان۔ جناب رحیم داد خان۔

(شور)

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ په دې موضوع میاں صاحب چې کومه نشاندهی وکړه خو نن زما ډیر عجیبه کیفیت دے۔ د بشیر صاحب د شهادت نه پس زه په وړمبی ځل سیشن ته راغلم او دې سیټ ته چې کوم دے زه کتلے نه شم۔ زما سره خو دومره الفاظ نشته او نه وئیلے شم خومره چې مفتی صاحب او عباسی صاحب اووئیل خو درد چې کوم دے زما په زړه کښې د دوئ نه ډیر زیات دے۔ جناب سپیکر، د میاں صاحب د خپلې علاقې خبره ده خو د دې دارومدار او دې ټولې صوبې ته د دې نه فائده ده او د دې نه دغه هومره فائده چې کوم دے ټول ملک ته ده، د دې آئل اینډ ګیس دا کوم دغه چې دی۔ تر کومه پورې، اوسه پورې چې څه داسې د هغوی Reservations څه راغلی، چیک پوسټ، نو د هغې ورته Facility ورکړې شوې ده خو د دې نه علاوه زه اوس یو خوشخبری ستاسو په وساطت سره هاؤس ته او عوامو ته دغه کومه چې یره زمونږه یو بل کوشش دا وو چې په دې ځائے کښې آئل ریفاینری یو داسې شے جوړ شی چې په مقامی طور دومره اخراجات نه ځی نو هغه زمونږ ریکویسټ، زمونږ هغه ډیپارټمنټ زمونږ د صوبې PSO اومنلو او نن چې کوم دے د PSO خلق راغلی وو او په هیلی کاپټر کښې ورسره زمونږ دا خلق هغې ایریا ته لاړل چې یره په کوم ځائے کښې دا یونټ چې کوم دے مونږه جوړ کړو، نو د دې اهمیت نور هم سیوا کیږی ان شاء اللّٰہ تعالیٰ چې اهمیت سیوا کیږی، پیداوار سیوا کیږی او مقامی فائده مونږ ته ملاویږی نو د هغې د تحفظ ډیر زیات ضرورت به وی، نو ان شاء اللّٰہ تعالیٰ داسې څه رکاوټ دغه به نه راځی، مونږه هم د دې جوګه یو۔ پوره رائلټی ملاویږی او فیډرل ګورنمنټ ته هم Fifty percent د دې نه ملاویږی، نو د دواړو

حکومتونو Responsibility ده چې په دې ځائے کښې چې صوبه پرې آبادیږی ، ملک پرې آبادیږی چې د داسې پراجیکټس سیکورټی او د هغې په هر نمونه حفاظت وکړو او مخکښې ئے بوځو او ان شاء الله تعالیٰ دا پوړئ دې ګورنمنټ کیښودہ او زمونږه حساب کتاب هم د هغوی سره ټهیک روان دے او نور څه ځیزونه چې کوم دی، زمونږ شک نه دے چې پوره ډیټیل هغه مونږ ته نه راکوی ، په هغې مونږه خپل کنسلټنټ، ایډوائزر د هغوی سره کښېنولی دی چې پوره Rights چې که زمونږه ملاویږی د رائلټی، هغه مونږ ته ملاؤ شی نو ان شاء الله تعالیٰ میاں صاحب ته هم ریکویسټ کومه او دوئ کوم ښه کردار ادا کړے دے ، پرون هم دوئ د هغوی سره جرګه، Locally کومې مسئلې چې کوم دی، هغوی ته کوم مشکلات دی، دغه دی چې هغه هواریږی، په دې چې Locally، لوکل خلقو ته د هغې نه زیاته فائده ده، ډیر دغه دے نو چې په دغه دغه باندې دغه بوجھ هم د هغوی کم وی او Moral support هغوی ته ملاؤ وی او چې Moral support ملاؤ وی نو ان شاء الله تعالیٰ هیڅوک داسې جرات نه شی کولې چې هغوی ته داسې څه تکلیف، څه Handicap، څه داسې شے پیدا شی او د هغوی په رکاوټ کښې دغه کیږی او دا زمونږه ذمه واری ده چې بهر څومره کمپنئ او څه راځی او دې ځائے کښې انوسټمنټ کوی، کار کوی، سیکورټی چې کوم دے د هغې زمونږه وړمبئ Priority چې کوم ده، هغه دغه ده نو ان شاء الله تعالیٰ داسې څه تکلیف مشکلات به نه وی۔

Mr. Speaker: Thank you. Honrouble Law Minister, on behalf of Minister for Higher Education, to please-----

(Pandemonium)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جتنی بھی باتیں ہوئیں، اتنی دکھ بھری باتیں ہوئی ہیں کہ سارا دکھ تازہ کر دیا ہے، اسلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کو Adjourn کر دیں-----

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی: آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، اگر ہاؤس چاہتا ہے، کم از کم میں تو نہیں بیٹھ سکتا۔ مجھے تو کچھ دوستوں سے ایک دو باتوں پہ گلہ ہے کہ یہ اس دن پاکستان میں جہاں کہیں بھی تھے، ان کو آنا چاہیے

تھا، اس دن ہم نے دکھ منایا، اس دکھ والے دن کو آج انہوں نے دوبارہ اس دکھ کو تازہ کر دیا تو ہم اس کے بعد جاری نہیں رکھ سکتے، اسلئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کو Adjourn کر دیں۔ اس کے بعد ہمیں تو ہنسی نہیں آتی جو دوست یہاں پر ہنستا ہے کسی بات پر، ہمارا قیمتی دوست ہم سے چلا گیا ہے، اس کا دکھ ایسا نہیں ہے کہ ایک طرف ہم ہنسی مذاق کریں، اس پر غصہ آتا ہے لیکن آپ کسی کو ہنسنے سے منع نہیں کر سکتے اور دوسری طرف دکھ کا اظہار کریں اور جس وقت دل چاہے وہ شروع کریں، اسلئے آپ مہربانی کر کے اس کو Adjourn کریں۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔ The Sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday afternoon, 07-01-2013.Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 07 جنوری 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)